عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختمِ نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY — KHATM-E-NUBUWWAT — KARACHI PAKISTAN

جلد: ۲۳ | ۱۵ تا ۲۱/ ذیقعدہ ۱۴۲۴ھ مطابق ۹ تا ۱۵/ جنوری ۲۰۰۴ء | شمارہ: ۳۳

عرش کے سائے میں

دینی مدارس کے نصاب میں تبدیلی ناگزیر ہے

قادیانیت ایک ناسور

حضرت عبداللہ ابن مبارک رحمہ اللہ کے دینی کارنامے

چناب نگر کے طلباء سے
حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری کا خطاب

Email: editorkn@yahoo.com Website: http://www.khatme-nubuwwat.org http://www.khatm-e-nubuwwat.co

عرفات میں ظہر و عصر اور مزدلفہ میں مغرب وعشاء یکجا پڑھنا:

س:...... حج کے موقع پر حجاج کرام کو ایک مقام پر دو نمازوں کو یکجا پڑھنے کا حکم ہے' لہٰذا مطلع کریں وہ دو وقت کی نمازیں کون سی ہیں؟ اور اگر کوئی شخص ان دو نمازوں کو یکجا نہ پڑھے (جان بوجھ کر) بلکہ اپنے اوقات میں پڑھے تو کیا اس شخص کی نمازیں قبول ہوں گی؟

ج:...... عرفات کے میدان میں عرفہ کے دن ظہر اور عصر کی نماز' ظہر کے وقت میں پڑھی جاتی ہے بشرطیکہ مسجد نمرہ کے امام کے ساتھ نماز پڑھی جائے۔ اگر اس کے ساتھ نماز نہیں پڑھی تو امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک دونوں نمازیں اپنے اپنے وقت میں ادا کی جائیں۔ اور ہر نماز کی جماعت اس کے وقت میں کرائی جائے۔ اور یوم عرفہ کی شام کو غروب آفتاب کے بعد عرفات سے مزدلفہ جاتے ہیں اور نماز مغرب اور عشاء دونوں مزدلفہ پہنچ کر ادا کرتے ہیں۔ اگر کسی نے مغرب کی نماز عرفات میں یا راستہ میں پڑھ لی تو جائز نہیں۔ مزدلفہ پہنچ کر دوبارہ مغرب کی نماز پڑھے۔ اس کے بعد عشاء کی نماز پڑھے۔

شیطان کو کنکریاں مارنے کی کیا علت ہے؟

س:...... حج مبارک کے موقع پر شیطان کو جو کنکریاں ماری جاتی ہیں' کیا اس کی علت دو وہابیوں کا تفکر ہے جس پر اللہ جل شانہ نے کنکریاں برسا کر پامال کیا تھا یا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا وہ واقعہ ہے جس میں شیطان نے متعدد مرتبہ بہکایا تھا؟ ممکن ہے اس موقع کی علتیں بہت سی ہوں' امید ہے راجح علت تحریر فرما کر ہمارے مسئلہ کا حل فرمادیں گے۔

ج:...... غالباً حضرت ابراہیم علیہ السلام والا واقعہ ہی اس کا سبب ہے مگر یہ علت نہیں۔ ایسے امور کی علت تلاش نہیں کی جاتی۔ بس جو حکم ہو اس کی تعمیل کی جاتی ہے اور حج کے اکثر افعال و ارکان عاشقانہ انداز کے ہیں کہ عقلاء ان کی علتیں تلاش کرنے سے قاصر ہیں۔

شیطان کو کنکریاں مارنے کا وقت:

س:...... شیطان کو کنکریاں مارنے کا وقت کس وقت سے شروع ہوتا ہے اور کب تک کنکریاں مارنا جائز ہے؟ براہ مہربانی اس کو بھی تفصیل سے تحریر فرمائیں۔

ج:...... پہلے دن دسویں ذوالحجہ کو صرف جمرہ عقبہ (بڑا شیطان) کی رمی کی جاتی ہے۔ اس کا وقت صبح صادق سے شروع ہو جاتا ہے مگر طلوع آفتاب سے پہلے رمی کرنا خلاف سنت ہے۔ اس کا وقت مسنون طلوع آفتاب سے زوال تک ہے۔ زوال سے غروب تک بلا کراہت جواز کا وقت ہے اور غروب سے اگلے دن کی صبح صادق تک کراہت کے ساتھ جائز ہے۔ لیکن اگر کوئی عذر ہو تو غروب کے بعد بھی بلا کراہت جائز ہے۔ گیارہویں اور بارہویں کی رمی کا وقت زوال کے بعد سے شروع ہوتا ہے' غروب آفتاب تک بلا کراہت اور غروب سے صبح صادق تک کراہت کے ساتھ جائز ہے۔ مگر آج کل ہجوم کی وجہ سے غروب سے پہلے رمی نہ کر سکے تو غروب کے بعد بلا کراہت جائز ہے۔ تیرہویں تاریخ کی رمی کا مسنون وقت تو زوال کے بعد ہے لیکن صبح صادق کے بعد زوال سے پہلے اس دن کی رمی کرنا امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک کراہت کے ساتھ جائز ہے۔

کسی سے کنکریاں مروانا:

س:...... میں نے اپنے شوہر کے ساتھ حج کیا ہے' چونکہ میرے شوہر بہت بیمار ہو گئے تھے اور میرے ساتھ اپنا کوئی خاص نہیں تھا جس کی وجہ سے میں کنکریاں خود نہیں مار سکی۔ نہ میرے شوہر' ہمارے ساتھ جو اور لوگ تھے ان کی بھی کوئی عورت نہیں گئی کنکریاں مارنے' ان کی طرف سے اور میری اور میرے شوہر کی طرف سے ہمارے ساتھ والے مردوں نے ہی کنکریاں ماردیں۔ میں نے ایک کتاب میں پڑھا ہے کہ جو آدمی نماز کھڑے ہو کر پڑھ سکتا ہے وہ کنکریاں خود مارے اور اگر ایسا نہ کرے تو اس کا فدیہ دے۔ اب مجھے بہت فکر ہوگئی ہے آپ مجھے بتائیں کہ مجھے کیا کرنا چاہئے؟ ہم نے اپنی قربانی بھی انہیں لوگوں کی معرفت کرائی تھی۔

ج:...... آپ کے ذمہ قربانی لازم ہوگئی مکہ جانے والے کسی آدمی کے ہاتھ رقم بھیج دیجئے اور اس کو تاکید کر دیجئے کہ وہ بکری ذبح کرادے۔

رمی جمار کے بعد سر منڈانا:

س:...... بعض حاجی صاحبان ۱۰ ذوالحجہ کو کنکریاں مارنے کے بعد قربانی کرنے سے پہلے ہی بال کٹوا لیتے یا سر منڈوا لیتے ہیں حالانکہ قربانی کے بعد ہی احرام سے فارغ ہوا جا سکتا ہے' اس صورت میں کیا کوئی جزا واجب ہوتی ہے یا نہیں؟

ج:...... اگر حج مفرد کا احرام ہو تو قربانی اس کے ذمہ واجب نہیں' اس لئے رمی کے بعد سر منڈا سکتا ہے اور اگر تمتع یا قران کا احرام تھا تو رمی کے بعد پہلے قربانی کرے پھر احرام کھولے اگر قربانی سے پہلے احرام کھول دیا تو اس پر دم لازم ہوگا۔

ہفت روزہ

ختمِ نبوت

جلد:۲۲ شمارہ:۳۳ ۱۵تا۲۱/ ذیقعدہ ۱۴۲۴ھ مطابق ۹تا۱۵/ جنوری ۲۰۰۴ء

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
امام اہل سنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

سرپرست اعلیٰ
حضرت خواجہ خان محمد زید مجدہٗ

سرپرست
حضرت سید نفیس الحسینی دامت برکاتہم

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا اللہ وسایا

مجلس ادارت
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
علامہ احمد میاں حمادی
مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا سعید احمد جلال پوری
صاحبزادہ طارق محمود
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
سید اطہر عظیم
سرکولیشن منیجر: محمد انور رانا
ناظم مالیات: جمال عبدالناصر شاہد
قانونی مشیران: حشمت حبیب ایڈووکیٹ، منظور احمد میو ایڈووکیٹ
ٹائٹل و تزئین: محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان

اس شمارے میں

اداریہ	4
حضرت عبداللہ ابن مبارکؒ کے دینی کارنامے (حافظ سعید احمد لدھیانوی)	6
دینی مدارس کے نصاب میں تبدیلی ناگزیر ہے (عمار عامر)	10
حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری کا خطاب (مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی)	13
قادیانیت ایک ناسور (عبدالباسط)	15
عرش کے سائے میں (مولانا کلیم اللہ قاسمی)	19
اخبار عالم پر ایک نظر	24

زرتعاون بیرون ممالک: امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ ڈالر۔
یورپ، افریقہ: ۷۰ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۰ امریکی ڈالر

زرتعاون اندرون ملک: فی شمارہ: ۷ روپے، ششماہی: ۱۷۵ روپے۔ سالانہ: ۳۵۰ روپے
چیک۔ ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت۔ اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان

لندن آفس:
35, Stockwell Green,
London, SW9 9HZ U.K.
Ph: 0207-737-8199

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۵۱۴۱۲۲۔۵۸۳۴۸۶، فیکس: ۵۴۲۲۷۷
Hazori Bagh Road, Multan.
Ph: 583486-514122 Fax: 542277

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی۔ فون: ۷۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۷۷۸۰۳۴۰
Jame Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A. Jinnah Road, Karachi
Ph: 7780337 Fax: 7780340

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری — طابع: سید شاہد حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رشید چوہدری کی بوکھلاہٹ

قادیانی گروہ میں جب بھی افتراق وانتشار کی کیفیت پیدا ہوئی ہے تو قادیانی گروہ کے سربراہ اپنے ترجمان رشید چوہدری کو آگے کردیتے ہیں اور ''چھوٹے میاں'' اپنے جھوٹے پیغمبر کی تقلید کے سارے ریکارڈ توڑ کر جھوٹ کا نیا ریکارڈ قائم کرتے ہیں اور ہٹلر کے مقولہ کے جھوٹ اتنا بولو کہ لوگ سچا سمجھنے لگیں کے مصداق اور پروپیگنڈہ مہم شروع کردیتے ہیں۔ جرمنی کے شیخ راحیل' مظفر احمد مظفر کے بعد یکے بعد دیگرے قادیانیوں کے مسلمان ہونے کے مرزا مسرور' رشید چوہدری سمیت جہاں قادیانیوں کے ہر گھر میں صف ماتم بچھی ہوئی تھی اور اس کی وجہ سے ہر قادیانی کو سانپ سونگھا ہوا تھا اور ایک دوسرے سے پوچھتے تھے کہ تم تو بغاوت نہیں کررہے؟ ایک دوسرے کی نگرانی کا عمل شروع ہوچکا تھا کہ پشاور کے کتنے خاندانوں کے ایک سوسات قادیانیوں کے اسلام لانے کی خبر نے ایسا بوکھلاہٹ میں مبتلا کیا کہ بجائے اس کے کہ اس بات کی تردید کی جاتی کہ قادیانیوں نے اسلام قبول نہیں کیا۔ رشید چوہدری گویا ہوئے کہ پشاور میں تو قادیانیوں کا صرف ایک ہی خاندان آباد ہے۔ کئی گھرانوں نے اسلام کیسے قبول کیا؟ ''گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے'' کے مصداق ہمارا ابھی شروع سے یہ دعویٰ رہا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی ذریت سینکڑوں میں ہے لیکن مرزا غلام احمد قادیانی اس کو ہزاروں اور لاکھوں میں گنواتے تھے۔ ہم پوچھتے ہیں کہ وہ لاکھوں کہاں ہیں؟ تو آئیں بائیں شائیں اور ہذیان بکنا شروع کردیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مولوی لوگ حسد کرتے ہیں۔ گزشتہ سالوں میں مرزا طاہر ہر اجتماع کے موقع پر قادیانیوں کی تعداد میں کروڑوں کا اضافہ کرتے رہے۔ پہلے سال ایک کروڑ کئی لاکھ نے غائبانہ بیعت کی اور آخری سالوں میں بیعت کرنے والوں کی تعداد کروڑوں تک پہنچ چکی تھی اور اندیشہ تھا کہ اگر مرزا طاہر صاحب چند سال اور زندہ رہتے تو دنیا کی آبادی سے زیادہ لوگ ان کے ہاتھ پر بیعت کرلیتے۔ کچھ عرصہ قبل انہوں نے دعویٰ کیا کہ مالی میں پچاس ہزار سے زائد افراد قادیانیت کے دائرہ میں داخل ہوچکے ہیں۔ جب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا وفد وہاں پہنچا اور ان کو صحیح صورتحال سے آگاہ کیا تو سب نے برأت کا اعلان کیا کہ مرزا طاہر نے غلط بیانی کی۔ ہم مسلمان ہیں! پچاس ہزار افراد نے اعلانیہ قادیانیت سے نفرت کا اظہار کیا اور مرزا غلام احمد قادیانی کو ملعون قرار دیا۔ اس وقت بھی مرزا طاہر کے ترجمان کہہ رہے تھے کہ اتنے لوگ قادیانی تھے نہیں تو مسلمان کیسے ہوگئے؟ دراصل اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ قادیانیت سے بیعت کرنے والوں کی تعداد کا اعلان تو مرزا طاہر صاحب اور اب مرزا مسرور صاحب خود کررہے تھے جبکہ تردید سے پہلے رشید چوہدری کی خدمات حاصل کی جائیں گی۔ تردید کے وقت چوہدری صاحب اصل ریکارڈ کا مطالعہ کرتے ہیں اس لئے ان کو اندازہ صحیح نظر آتا ہے۔ رشید چوہدری صاحب کی خدمت میں عرض ہے کہ جن قادیانیوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کو ملعون قرار دیا وہ کوئی خفیہ جگہ نہیں تھی اور نہ ہی وہ غیر معروف لوگ تھے کہ ان کو قادیانی ظاہر کراکے پھر مسلمان بنایا گیا ہو ایسا نہیں ہے۔ بلکہ یہ قادیانی اداروں میں کام کرتے تھے عرصہ دراز سے رہتے تھے اور دھوکہ میں مبتلا ہوکر آپ کے بڑوں کے چکروں میں پھنس گئے تھے اب جب ان پر حقائق واضح ہوئے تو انہوں نے چھپ کر توبہ نہیں کی بلکہ ہزاروں افراد کی موجودگی میں توبہ کی۔ اخبارات میں خبریں جاری کیں مجلس تحفظ ختم نبوت نے جاری نہیں کیں بلکہ اخبارات نے یہ خبریں خود بنائی ہیں۔ وہ افراد زندہ ہیں وہ خاندان موجود ہیں۔ اگر رشید چوہدری صاحب کو اب بھی شبہ ہے تو ہم ان کو پشاور آنے جانے کا ٹکٹ دے دیتے ہیں وہ خود آکر مل لیں تاکہ اطمینان قلب کے ساتھ ان کو یقین ہوجائے کہ وہ واقعی ایک سوسات قادیانی مسلمان ہوچکے ہیں ویسے وہ چاہیں تو ہم شیخ راحیل اور مظفر احمد مظفر کو ان کے پاس بھیج دیتے ہیں وہ ان کے سامنے اپنے مسلمان ہونے کے حقائق بیان کریں گے اور رشید چوہدری صاحب یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ قادیان میں کتنے آپ کے جھوٹے مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی کے خواص تھے' کتنے مرزا بشیر الدین کے رازدار تھے جو قادیانیت کی حقیقت سے باخبر ہونے کے بعد مسلمان ہوئے۔ زیدا سے سلہری' سلیم اختر' بشیر مصری اور اگر زیادہ نام چاہتے ہیں تو ان حضرات کی فہرست بھیجدیں؟

رشید چوہدری صاحب تردید سے کوئی فائدہ نہیں۔ البتہ اگر آپ قادیانیت پر احسان کرنا چاہتے ہیں تو اصل حقائق کے مطابق اپنی مردم شماری ظاہر کردیں۔ ایک طرف آپ پاسپورٹ اور شناختی کارڈ پر قادیانی لکھتے ہوئے گھبراتے ہیں تاکہ آپ کی اصل تعداد معلوم نہ ہوسکے۔ بہرحال پشاور کے وہ خاندان موجود ہیں۔ رشید چوہدری صاحب اخباری بیان دینے کے بجائے پشاور آ کر ملاحظہ کرلیں۔ ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہیں جن کی ذات صادق و آمین تھی ان کا نام لینے والا جھوٹ کا سہارا نہیں لیتا۔ قادیانیت کی بنیاد جھوٹ پر ہے اس لئے جھوٹ ان کو زیبا ہے۔ بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی کثرت کا دعویٰ نہیں کیا۔ قرآن کریم میں قلیل مخلص صحابہ کرامؓ کی جماعت کی تعریف کی گئی ہے' جب بھی مسلمانوں نے کثرت پر اعتماد کیا ذلت ان کا مقدر بنی۔ عجب' تکبر اور میڈیا پر اعتماد کفار کا شعار ہے۔ قادیانیت کی تاریخ اس کی گواہ ہے: پچاس کتابوں سے پانچ کتابوں والے ہی اس قسم کی دھوکہ دہی کرسکتے ہیں۔ اگر پشاور میں صرف ایک خاندان قادیانی ہے تو کروڑوں قادیانی پاکستان کے کس علاقہ میں بستے ہیں؟ اس کی وضاحت چوہدری صاحب فرمائیں گے۔ چوہدری صاحب اخباری بیانات اور میڈیا کے ذریعہ کب تک دھوکہ دہی کا کھیل کھیلا جائے گا؟ اگر اپنے کو حق پر سمجھتے ہو تو مسلمان بن کر دھوکہ کیوں دیتے ہو؟ قادیانیت سے بہتر تو سکھ اور ہندو ہیں جو دھوکہ نہیں دیتے اور اپنے مذہب پر فخر کرتے ہیں۔ کبھی احمدی کہہ کر کبھی مسلمان کہہ کر اور کبھی کسی اور انداز میں جھوٹ کا پلندہ اور نوکریوں کا لالچ اور پیسوں کے بل بوتے پر مذہب کی بنیاد زیادہ دیر تک قائم نہیں رہ سکتی۔ اسلام کا بول بالا ہوگا۔ اس کی حقانیت کی روشنی پھیل رہی ہے' پھیلے گی اور جو اسلام کی حقانیت کو سمجھ جائے گا قادیانیت سے توبہ کرے گا۔ اخباری بیانات اس کا راستہ نہیں روک سکتے۔

اسلامی دفعات کا تحفظ

۹/اکتوبر کو آئین کی معطلی کے بعد اسلامی دفعات اور قادیانیت سے متعلق دفعات کے تحفظ پر شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ نے احتجاج شروع کیا۔ جمعیت علماء اسلام کے قائد مولانا فضل الرحمٰن نے اس تحریک کو پروان چڑھایا۔ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے تحت مذہبی وسیاسی جماعتوں نے تحریک کو گرمایا اور جنرل مشرف کو ان دفعات کے تحفظ کے لئے آرڈی نینس جاری کرنا پڑا اور اس کو آئین کا حصہ بنایا۔ ''ایل ایف او'' کے مسئلہ پر جب حزب اختلاف اور جنرل مشرف کے درمیان اختلافات شروع ہوئے تو قادیانیوں نے پر نکالنے شروع کئے اور ان اختلافات کو ہوا دینے کی کوشش کی تاکہ دوبارہ اسلامی دفعات ختم ہوں اور آئین معطل ہوجائے۔ مولانا فضل الرحمٰن نے اس مسئلہ پر مدبرانہ قیادت کی۔ مولانا شاہ احمد نورانیؒ نے بھرپور کردار ادا کیا اور آئین کی اسلامی دفعات کے تحفظ اور قادیانیت سے متعلق ترامیم کو محفوظ کرنے کے لئے حکومت پر دباؤ جاری رکھا' تا آنکہ معاہدہ ہوا جس میں اسلامی دفعات کا تحفظ' قادیانیت سے متعلق ترامیم اور حدود قصاص سے متعلق قوانین کو نہ چھیڑنے کی ضمانت اور اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کی قانون سازی جیسے اہم امور شامل ہیں۔ اس نازک لمحات اور گھمبیر حالات میں ایم ایم اے کی یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ اس پر مولانا فضل الرحمٰن' قاضی حسین احمد اور دیگر رفقاء مبارک باد کے مستحق ہیں۔

ضروری اعلان

ہفت روزہ ''ختم نبوت'' کے اندرون وبیرون ملک کے تمام قارئین کے نام بقایا جات کی ادائیگی کے سلسلے میں یاددہانی کے خطوط ارسال کئے جاچکے ہیں۔ جن حضرات کے نام بقایا جات واجب الادا ہیں وہ فوراً اپنی رقم بنام ہفت روزہ ''ختم نبوت'' کراچی بذریعہ منی آرڈر' چیک یا ڈرافٹ ارسال فرماکر ممنون فرمائیں۔ پنجاب کے بعض علاقوں سے یہ شکایات موصول ہورہی ہیں کہ پوسٹ مین اضافی چارج وصول کرتے ہیں جبکہ ہفت روزہ ختم نبوت رجسٹرڈ رسالہ ہے جسے پاکستان پوسٹ آفس کی جانب سے ڈاک کے رعایتی نرخ یعنی ایک روپے کے ڈاک ٹکٹ کی سہولت حاصل ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ رسالہ پر ایک روپے کا ڈاک ٹکٹ لگے ہونے کی صورت میں کسی قسم کا اضافی چارج ڈاکیہ کو ہرگز نہ دیا جائے۔

نوٹ: خط وکتابت کرتے وقت اپنے خریداری نمبر کی وضاحت ضرور فرمائیں۔ (ادارہ)

حضرت عبداللہ ابن مبارکؒ کے دینی کارنامے

حافظ محمد سعید لدھیانوی

انہوں نے ایک حج گروپ تشکیل دینے کا پروگرام بنایا اور اپنے دوست احباب سے کہا کہ جو بھی اس سال حج کا ارادہ رکھتا ہو وہ اپنا خرچ میرے پاس لے آئے تاکہ میں اسے اس پر خرچ کروں' ان کے احباب نے اپنا اپنا خرچ انہیں تھما دیا۔ انہوں نے ہر ایک کا خرچ الگ الگ تھیلی میں ڈال کر تھیلی پر اس کے مالک کا نام لکھا اور تمام تھیلیاں ایک صندوق میں رکھ دیں وقت مقررہ پر وہ اپنے گروپ کے تمام عازمین حج کو لے کر بغداد سے ہوتے ہوئے سرزمین حجاز پہنچے۔ تمام راستے انہوں نے سب ہمسفروں کا خوب خیال رکھا اور انہیں طرح طرح کی آسانیاں مہیا کیں' مختلف قسم کے کھانوں سے ان کی تواضع کی اور خود تمام راستے روزہ سے رہے اور جب ان سب نے فریضہ حج ادا کرلیا تو انہوں نے گروپ کے تمام ارکان سے پوچھا کہ کیا تمہارے گھر والوں نے تمہیں کسی تحفہ کی وصیت کی ہے؟ اور انہوں نے ہر ایک کے لئے وہ مکی اور یمنی وغیرہ تحائف خریدے جن کی ان کے اہل خانہ نے وصیت کی تھی۔ اسی طرح جب وہ مدینہ آئے تو انہوں نے سب کے لئے مدنی تحائف خریدے اور جب وہ اپنے اپنے شہروں کو لوٹنے لگے تو انہوں نے راستے سے ہی ان سب کے گھروں میں اتنی اتنی رقم بھجوادی کہ جس سے ان کے گھروں میں رنگ وروغن اور مرمت وغیرہ ہوجائے اور جب وہ سب اپنے گھروں کو پہنچ گئے تو انہوں نے ان سب کو دعوت دی اور انہیں پوشاکیں پیش کیں' پھر وہ صندوق منگوایا جس میں تھیلیاں رکھیں تھیں' اسے کھولا اور اس میں سے وہ تھیلیاں نکالیں اور ہر ایک کو اس کے نام کی تھیلی لوٹادی' حج گروپ کے تمام ممبران ان کی تعریف اور ان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اپنے گھروں کو روانہ ہوگئے۔

یہ اللہ والے حضرت عبداللہ ابن مبارکؒ تھے' جن کی فیاضی کا یہ عالم کہ پوری ایک جماعت کو حج کروادیا اور تقویٰ کا یہ حال کہ تمام سفر روزہ سے رہے۔ (البدایہ والنہایہ جلد ۷ صفحہ ۱۶۹)

عبداللہ ابن مبارکؒ زمرہ تبع تابعین کے گل سرسبد تھے' ان کی زندگی اسلام کا مکمل نمونہ اور اس کی چلتی پھرتی تصویر تھی' ان کا جذبہ دینی اور شوق جہاد' ان کی فیاضی اور نرم خوئی' دنیا سے بے رغبتی اور احساس ذمہ داری ان کے سوانح حیات کے جلی عنوانات ہیں۔ ان کے ہاتھ میں کوئی مادی طاقت نہ تھی مگر انہیں اخلاقی صفات کی وجہ سے اسلامی مملکت کے ہر فرد کے دل پر ان کی حکمرانی تھی۔

ایک بار "رقہ" تشریف لائے' پورا شہر ان کی زیارت کے لئے ٹوٹ پڑا' اتفاقاً ہارون رشید بھی اپنے خدم وحشم کے ساتھ وہاں موجود تھا۔ محل سے اس کی ایک کنیز یہ تماشا دیکھ رہی تھی' اس نے پوچھا کہ یہ کیسا ہجوم ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ خراساں کے عالم "عبداللہ ابن مبارک" آئے ہوئے ہیں' یہ انہیں کے مشتاقان دید کا ہجوم ہے۔ اس نے بے ساختہ کہا کہ حقیقت میں خلیفہ وقت یہ ہیں نہ کہ ہارون رشید! کہ اس کے گرد پولیس اور فوج کے بغیر کوئی مجمع نہیں ہوتا۔ (البدایہ والنہایہ جلد ۷ صفحہ ۱۶۸)

عبداللہ ابن مبارکؒ کے والد مبارک اہل ہمذان کے قبیلہ حنظلہ میں ایک تاجر کے غلام تھے۔ مبارک کی شادی اسی آقا کی لڑکی سے ہوئی تھی۔ اس وقت تک اسلامی معاشرہ میں عہد سعادت کے آثار باقی تھے۔ اس لئے نسبت نکاح کا معیار حسب ونسب نہیں بلکہ لڑکے کی قابلیت وصلاحیت اور اس کا دین وتقویٰ ہوتا تھا۔ مبارک چونکہ اس حیثیت سے ممتاز تھے' اس لئے آقا نے اپنی لڑکی ان سے بیاہ دی گو کہ اس کی نسبتیں دوسری بڑی بڑی جگہوں سے بھی آرہی تھیں۔

عبداللہ ابن مبارکؒ کے والد کی شادی جن خصوصیات کی بناء پر ہوئی' ان میں سے چند ایک ضبط تحریر ہیں:

مبارک نہایت دیانتدار اور محتاط شخص تھے۔ آقا

جو کام بھی ان کے سپرد کرتا وہ اسے نہایت دیانتداری اور اطاعت شعاری کے ساتھ انجام دیتے تھے۔ آقا نے اپنے باغ کی نگرانی ان کے سپرد کر رکھی تھی' اور مبارک ایک عرصہ تک اس میں کام کرتے رہے۔

ایک بار آقا باغ میں آیا اور اس نے ایک میٹھا انار منگوایا۔ مبارک چند درختوں کے قریب گئے اور ایک انار توڑ لائے اور آقا کو دیدیا۔ آقا نے اسے توڑا تو وہ ترش نکلا۔ آقا غصہ ہوا کہ میں نے تمہیں میٹھا انار لانے کو کہا تھا اور تم ترش لے آئے؟ جاؤ! اور میٹھا انار لاؤ' مبارک گئے اور ایک دوسرے درخت سے انار توڑ لائے۔ آقا نے جب اسے توڑا تو وہ بھی ترش نکلا۔ آقا کا غصہ مزید سخت ہوگیا۔ اسی طرح مبارک جب تیسری دفعہ بھی ترش انار لائے آقا سخت متعجب ہوا اور اس نے حیران ہوکر پوچھا کہ تمہیں ترش اور میٹھے انار کی تمیز نہیں ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ نہیں! آقا نے کہا کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ تم ایک عرصہ یہاں رہے اور ترش اور میٹھے انار میں تمیز نہیں کر سکتے۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے ان اناروں میں سے کبھی کھایا ہی نہیں کہ میں پہچان کر سکوں! آقا نے کہا کہ کیوں نہیں کھایا تو انہوں نے جواب دیا کہ آپ کی طرف سے مجھے اس کی اجازت ہی نہ تھی۔ آقا نے جب ان کے قول کی تحقیق کی تو اسے سچ پایا۔ مبارک کی اس غیر معمولی دیانتداری اور حق شناسی کا اس پر بہت اثر ہوا اور وہ ان کی بہت قدر کرنے لگا۔ (وفیات الاعیان جلد ۳ صفحہ ۳۲)

"مبارک کی شادی جن خصوصیات کی بنا پر ہوئی ان میں سے ایک "شذرات الذہب" میں یوں مذکور ہے۔"

مبارک کے آقا کی لڑکی کی شادی کے پیغامات ہر طرف سے آرہے تھے' لیکن آقا ان نسبتوں میں کوئی فیصلہ نہیں کر پارہا تھا۔ آقا مبارک کے فہم و ادراک اور صوابدید کا پہلے سے قائل تھا۔ اس لئے اس نے اس بارے میں مبارک سے مشورہ کیا کہ مبارک! میں اس لڑکی کی شادی کہاں اور کس سے کروں؟

انہوں نے جواب دیا:

عہد جاہلیت میں لوگ نسبت میں حسب و نسب کو تلاش کرتے تھے۔ یہودیوں کو مالداری کی جستجو تھی اور عیسائی حسن و جمال کو ترجیح دیتے تھے' لیکن امت محمدیہ کے نزدیک تو معیار دین و تقویٰ ہے۔ آپ جس چیز کو چاہیں ترجیح دیں۔

آقا کو مبارک کا یہ ایمان افروز اور دانشمندانہ جواب بہت پسند آیا اور وہ اپنی بیوی کے پاس آیا اور اس سے کہا کہ میری بیٹی کا شوہر بننے کے لئے "مبارک" سے بہتر کوئی دوسرا شخص نہیں ہے۔ بیوی بھی نیک بخت تھی! اس نے بھی اس رائے کو پسند کیا اور آقا کی لڑکی سے مبارک کی شادی ہوگئی۔

(شذرات الذہب جلد ا ص: ۲۹۶)

عبداللہ ابن مبارکؒ اسی باسعادت لڑکی کے بطن سے ۱۱۸ھ کو "مرو" میں پیدا ہوئے۔ ان کی کنیت ابو عبدالرحمٰن ہے۔ ان کا اصلی وطن مرو ہے' اس لئے وہ مروزی کہلاتے ہیں۔ یہ مرو جہاں ان کی ولادت ہوئی مسلمانوں کا قدیم شہر ہے' افسوس! کہ یہ اس وقت روس کے قبضہ میں ہے۔ اس سرزمین سے جہاں اخلاق و روحانیت کے سینکڑوں چشمے ابلے اور اسلامی تمدن کے صدہا سوتے پھوٹے' اب وہاں مادیت کا ہی نہیں بلکہ دہریت کا سیلاب بھی رواں ہے۔

عبداللہ ابن مبارکؒ کی ابتدائی تعلیم کے متعلق معلومات محفوظ نہیں ہیں لیکن امام ذہبی کے تذکرۃ الحفاظ میں ذکر کردہ بیان سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ ابتدائے عمر سے ہی طلب علم کے لئے سفر کی صعوبتیں برداشت کرنے لگے تھے۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد ا صفحہ: ۲۵۰)

اس زمانہ میں اسلامی مملکت کے کسی قصبہ اور کسی بستی میں علماً و فضلاً کی کمی نہ تھی۔ "مرو" جو خراسان کا مشہور شہر تھا' اس کو بھی خاص مرکزیت حاصل تھی' اس لئے وہاں اہل علم کی کیا کمی ہوسکتی تھی؟ ابتدائی تعلیم غالباً وہیں ہوئی' اس کے بعد اس زمانے کے عام مزاج کے مطابق علم حدیث کی طرف توجہ کی۔ اس کے لئے انہوں نے شام و حجاز' کوفہ و بصرہ اور یمن کے مختلف شہروں اور قصبوں کا سفر کیا اور جہاں سے جو جواہر ملے انہیں اپنے دامن میں سمیٹ گئے۔

امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ طلب علم کے لئے عبداللہ ابن مبارکؒ سے زیادہ سفر کرنے والا ان کے زمانہ میں کوئی دوسرا موجود نہیں تھا۔ (تہذیب الاسماء جلد ا صفحہ: ۲۸۶)

حضرت عبداللہ ابن مبارکؒ نہایت ذہین و ذکی اور غیر معمولی قوت حافظہ کے مالک تھے' پھر ان کے شیوخ میں ہر فن کے استاد بلکہ امام موجود تھے۔ اس لئے وہ ان کے فیض صحبت اور اپنی غیر معمولی صلاحیت سے جلد ہی ایک ممتاز حیثیت کے مالک ہوگئے اور علم و فن کے صدر نشین بنا دیئے گئے اور خلق خدا ان سے مستفید ہونے لگی' ان کی زندگی بالکل مجاہدانہ تھی' اس لئے وہ مستقل طور پر جم کر مجلس درس قائم نہیں کر سکے' لیکن ان کا علم سفینہ کا مرہون منت نہ تھا' بلکہ جو کچھ بھی تھا وہ سینہ میں محفوظ تھا۔ اس لئے وہ جہاں کہیں اور جس حالت میں بھی رہتے' ان کا علم ان کے ساتھ رہتا' گویا کہ ان کی ذات شریف ایک رواں دواں چشمہ فیض تھی' جس سے تشنگان علم ہر آن اور ہر وقت

استفادہ کر سکتے تھے' کبھی کوفہ میں ہیں تو کبھی بصرہ میں' کبھی بغداد میں ہیں تو کبھی مصر اور رقہ میں۔ غرض وہ جہاں بھی رہے علم وفن سایہ کی طرح ان کے ساتھ رہا' بڑے بڑے شیوخ اور ان کے بعض اساتذہ تک ان سے سماع حدیث کے مشتاق رہتے تھے۔ (تاریخ بغداد جلد ۱۰ صفحہ ۱۵۷)

عبداللہ ابن مبارکؒ کو تمام دینی علوم میں دستگاہ تھی' مگر علم حدیث کے حفظ وروایت سے انہیں خاص شغف تھا' جو وقت جہاد اور عبادت سے بچتا تھا وہ اس بابرکت کام میں صرف کرتے تھے' بسا اوقات حدیث کا ذکر خیر چھڑ جاتا تو پوری رات آنکھوں میں کٹ جاتی' ایک دن عشاء کی نماز کے بعد "علی ابن حسن" سے کسی حدیث کے بارہ میں گفتگو شروع ہوئی۔ ساری رات مسجد کے دروازہ پر کھڑے کھڑے گزر گئی اور انہیں احساس بھی نہ ہوا۔

علم حدیث میں ان کا رتبہ ایک امام کا تھا' حدیث کی جتنی کتابیں متداول ہیں ان میں عبداللہ ابن مبارکؒ کی روایات کثرت سے موجود ہیں۔ ان سے جو روایات مروی ہیں' ان کی تعداد بیس ہزار کے لگ بھگ ہے۔ محدثین انہیں "امیر المومنین فی الحدیث" کے نام سے پکارتے تھے۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد اول صفحہ ۲۵۱)

عبداللہ ابن مبارکؒ نے فقہ کی مشق ومہارت امام اعظم ابوحنیفہؒ کی خدمت میں بہم پہنچائی تھی' اس لئے ان میں قدرے تفقہ تھا۔ امام مالکؒ انہیں خراسان کا فقیہ کہتے تھے۔

محمد ابن معتمر بن سلیمان فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے دریافت کیا کہ عرب کے سب سے بڑے فقیہ کون ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ سفیان ثوریؒ اور جب سفیان ثوریؒ کا انتقال ہوا تو میں نے پھر اپنے والد سے پوچھا کہ عرب میں سب سے بڑے فقیہ کون ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ "حضرت عبداللہ ابن مبارکؒ"۔ (حلیۃ الاولیاء جلد ۸ صفحہ ۱۷۲)

عبداللہ ابن مبارکؒ حدیث وفقہ کے ساتھ ساتھ تفسیر وسیرت' نحو وبلاغت' ادب ولغت' شعر وشاعری غرض ان تمام اصناف علم سے واقف تھے جن کی ضرورت علوم دینیہ میں ہوتی ہے۔

عبداللہ ابن مبارکؒ شعر وشاعری کا پاکیزہ ذوق رکھتے تھے' اور کبھی کبھی کچھ کہہ بھی لیا کرتے تھے۔ علامہ حافظ ابن کثیر دمشقی اپنی کتاب "البدایہ والنہایہ" میں فرماتے ہیں کہ عبداللہ ابن مبارکؒ کے اشعار بہت حکیمانہ ہیں جن میں بہت سی حکمتیں پائی جاتی ہیں۔ (البدایہ والنہایہ جلد ۷ صفحہ ۱۶۹)

عبداللہ ابن مبارکؒ عبادت وتقویٰ میں ضرب المثل تھے۔ ابونعیم نے "حلیۃ الاولیاء" اور امام شعرانی نے "طبقات الکبریٰ" میں ان کا شمار زہاد تبع تابعین میں کیا ہے۔ سفیان ثوریؒ جن کی جلالت پر ایک زمانہ متفق ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے کوشش کی کہ میں عبداللہ ابن مبارکؒ جیسی محتاط زندگی گزاروں' تو میں چند دن بھی نہ گزار پایا۔ (صفوۃ الصفوۃ ج ۴ ص: ۱۷۹)

عبداللہ ابن مبارکؒ میں احساس ذمہ داری حد سے زیادہ تھی۔ ایک دفعہ شام میں کسی سے قلم مستعار لیا۔ اتفاق سے قلم اس شخص کو واپس کرنا بھول گئے۔ جب "مرو" واپس پہنچے تو قلم پر نظر پڑی۔ اسی وقت مرو سے شام کی طرف واپس گئے اور قلم مالک کو واپس کیا۔ تنہا یہ واقعہ ان کی اخلاقی زندگی کا بہترین مظہر ہے اور دنیا کی اخلاقی تاریخ کا غیر معمولی واقعہ ہے۔ مرو ملک شام سے سینکڑوں میل دور ہے' اور پھر یہ واقعہ اس زمانہ کا ہے جب رسل ورسائل کے ذرائع صرف اونٹ' گھوڑے اور خچر ہوتے تھے۔ (مناقب کردری ج ۲ ص: ۱۷۹)

مہمان نوازی اسلامی زندگی کی ایک امتیازی خصوصیت ہے۔ اس میں حضرت عبداللہ ابن مبارکؒ خاصے معروف تھے' ان کا دسترخوان ان کے احباب' اعزہ' اقربا' پڑوسی اور اجنبی' سب کے لئے خوان یغما تھا' وہ کبھی بھی مہمان کے بغیر کھانا نہیں کھاتے تھے' اس بارے میں کسی نے ان سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ مہمان کے ساتھ جو کھانا کھایا جاتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کا حساب نہیں لیتے۔ سال کے بیشتر حصہ روزہ سے رہتے تھے' جس دن وہ روزہ سے ہوتے تھے اس دن دوسروں کو عمدہ عمدہ کھانا پکوا کر کھلاتے تھے۔

ابواسحاق کا بیان ہے کہ عبداللہ ابن مبارکؒ کسی سفر جہاد یا حج میں جارہے تھے' ان کے ساتھ دو اونٹنیوں پر بھنی ہوئی مرغیاں لدی ہوئی تھیں' یہ سب سامان ان مسافروں کے لئے تھا جو ان کے ہمسفر تھے اور خود ابن مبارکؒ تمام سفر روزہ سے تھے۔

عبداللہ ابن مبارکؒ کی سخاوت اور فیاضی صرف اہل علم تک محدود نہ تھی' بلکہ اس سے ہر خاص وعام فائدہ اٹھاتا تھا' ان کی عام فیاضی کا ایک روشن واقعہ آپ بالکل ابتداء میں پڑھ چکے ہیں' آیئے ایک اور واقعہ پر نظر دوڑاتے ہیں۔

ایک دفعہ ایک سائل نے آپ سے سوال کیا تو آپ نے اسے ایک درہم دیا' تو آپ کے ایک ساتھی نے آپ سے کہا کہ یہ تو بھنا ہوا گوشت اور فالودہ کھاتا ہے اور آپ نے اس کے باوجود اسے ایک درہم دے دیا؟ عبداللہ ابن مبارکؒ نے فرمایا کہ خدا کی قسم! میرا خیال تھا کہ یہ سبزیاں اور روٹی کھاتا ہے اور اگر یہ فالودہ اور بھنا ہوا گوشت کھاتا ہے تو بلاشبہ اسے ایک درہم کافی

نہ ہوگا پھر آپ نے اپنے غلام کو حکم دیا کہ اسے واپس بلا کر یں دراہم دے۔ (البدایہ والنہایہ جلد ۷ ص ۱۶۹)

عبداللہ ابن مبارک اپنی پوری زندگی میں صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا نمونہ تھے۔ صحابہ کرامؓ کی سب سے بڑی خصوصیت یہ تھی کہ ان کی زندگی کا کوئی لمحہ دعوت و تبلیغ اور اقامت دین کی جدوجہد اور اصلاح حال اور جہاد فی سبیل اللہ کی تیاری سے خالی نہیں ہوتا' کسی وقت وہ اپنے داخلی دشمن کو مغلوب کرنے کے لئے جہاد بالنفس میں مشغول رہتے تھے اور کبھی خارجی دشمن کو زیر کرنے کے لئے سینہ سپر رہتے تھے۔

عبداللہ ابن مبارکؒ اس خصوصیت میں صحابہ کرام کا نقش ثانی تھے' ایک وقت میں وہ مجلس درس میں رونق افروز ہوتے تو دوسرے وقت میں وہ ارشاد و اصلاح کی مسند پر متمکن نظر آتے اور تیسرے وقت میں ایک سپاہی کی طرح میدان جہاد میں سرگرداں دکھائی دیتے تھے۔

عبداللہ ابن مبارک کی یہ خصوصیت تھی کہ آپ چھ ماہ درس حدیث دیا کرتے تھے اور چھ ماہ جہاد فی سبیل اللہ میں برسر پیکار رہتے تھے۔

اس زمانے میں رومیوں اور مسلمانوں میں برابر آویزش رہتی تھی' کبھی رومی اسلامی سرحدوں پر حملے کرتے تو کبھی مسلمان پیش قدمی کرتے' ایک بار مسلمانوں نے رومیوں پر یلغار کی' رومی فوج سے ایک سپاہی نکلا اور اس نے دعوت مبارزت دی۔ سلیمان مروزی کا بیان ہے کہ اسلامی فوج سے بھی ایک شخص اس کے مقابلے کے لئے نکلا اور پہلے ہی وار میں رومی کا کام تمام کردیا پھر دوسرا شخص آیا اس کا بھی وہی حشر ہوا' لگاتار کئی آدمی مقابلے کے لئے آئے اور اس نڈر مجاہد نے ان سب کو ڈھیر کردیا لوگوں نے یہ بہادری دیکھ کر اس مجاہد کو گھیر لیا اس نے اپنے چہرے پر کپڑا لپیٹ رکھا تھا' جب لوگوں نے چہرے سے کپڑا ہٹایا تو دیکھا کہ یہ بہادر خراسان کا مجاہد حضرت عبداللہ ابن مبارکؒ تھے۔

ابن مبارکؒ کی زندگی میں مجاہدانہ رنگ غالب تھا اس لئے وہ علم و فن اور تدوین و تصانیف کی طرف کوئی خاص توجہ نہ دے سکے پھر بھی انہوں نے جو کچھ تحریری یادگاریں چھوڑی ہیں وہ ان کے علم و عمل پر شاہد ہیں۔ امام ذہبیؒ نے اس سلسلہ میں ان کی صرف ایک کتاب "کتاب الذہب" کا تذکرہ کیا ہے اور پھر لکھا ہے کہ ابن مبارک اور بھی بہت سی کتابوں کے مصنف ہیں۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد اول صفحہ ۲۵۰)

عبداللہ ابن مبارکؒ کی وفات جس طرح ہوئی'

باقی صفحہ 14 پر

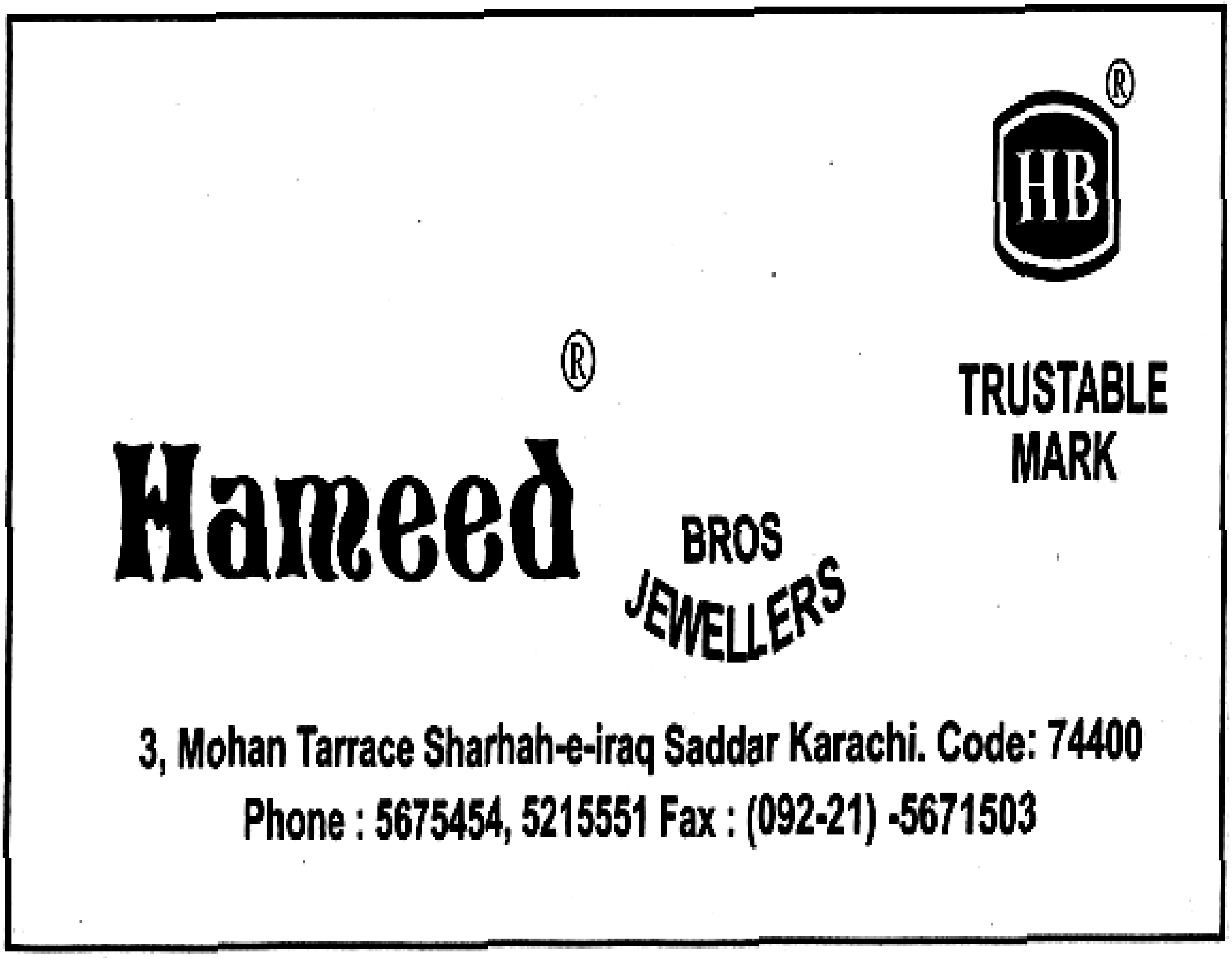

دینی مدارس کے نصاب میں تبدیلی ناگزیر ہے

عمار عامر

کچھ عرصے سے یہ بحث ہو رہی ہے کہ کیا وقت کے بدلتے تقاضوں کے پیش نظر دینی مدارس کے نصاب میں تبدیلی کرنی چاہئے یا پھر نہیں۔ دینی مدارس کے نصاب کے ناقدین کہتے ہیں کہ جدید دور میں ہر شعبے میں تبدیلیاں واقع ہوئی ہیں' لہٰذا دینی مدارس بھی وقت کے تقاضوں سے ہم آہنگ ہونے چاہئیں جبکہ دینی طبقہ اس خیال سے اتفاق نہیں کرتا بلکہ اس کو دینی مدارس کے نظام میں براہ راست مداخلت سمجھتا ہے۔ مغرب زدہ طبقہ دینی مدارس کو دہشت گردوں کی نرسریاں کہتا ہے' کیا ان اداروں میں اس وقت دہشت گرد پیدا ہو رہے ہیں؟ کیا دینی مدارس میں جدت آنی چاہئے یا طرز کہن پر اڑنا چاہئے؟ یہ ایک انتہائی اہم سوال ہے۔

دینی مدارس کے نصاب میں تبدیلی کیسے کی جاسکتی ہے اس سوال کا جائزہ لینے سے پہلے ہمیں اس بات پر غور کرنا ہوگا کہ دنیاوی علوم کی مختلف شاخوں میں کس حد تک اور کیسے تبدیلی لائی جاسکتی ہے؟ اس تبدیلی کا انحصار مختلف علوم میں ہونے والی ترقی پر منحصر ہے۔ اس وقت جس علم میں سب سے زیادہ تبدیلی رونما ہو رہی ہے وہ سائنس کا ہے۔ آئے دن نت نئی ایجادات سابقہ علوم کو قدیم کئے جا رہی ہیں۔ اس ضمن میں کمپیوٹر کی مثال دی جاسکتی ہے' مائیکرو پروسیسر جو کہ کمپیوٹر کا ایک اہم جزو ہے' پہلی دفعہ ۱۹۷۱ء میں انٹیل نامی کمپنی نے تیار کیا' جس کا نام ۴۰۰۴ انٹیل رکھا گیا' اس میں ۲۳۰۰ ٹرانزسٹر تھے اور یہ مائیکرو پروسیسر ایک سیکنڈ میں ۶۰۰۰۰ افعال ادا کر سکتا تھا۔ ۱۹۹۰ کی دہائی کے نصف تک پروسیسر کی خصوصیات میں حیرت انگیز تبدیلی آ چکی تھی۔ اس وقت انٹیل کے پروسیسر میں ۵.۵ ملین (۵۵ لاکھ) ٹرانزسٹر تھے' ایپل' آئی بی ایم اور موٹرولا نامی کمپنیوں نے مشترکہ طور پر جو پروسیسر تیار کیا' اس میں ۷ ملین ٹرانزسٹر تھے اور ڈیجیٹل ایکوپمنٹ کارپوریشن نامی کمپنی نے جو پروسیسر تیار کیا' اس میں ۹.۳ ملین ٹرانزسٹر تھے اور اب مائیکرو پروسیسر میں ٹرانزسٹر کی تعداد میں کئی ملین کا اضافہ ہو چکا ہے۔ اب ایک سیکنڈ کے اندر کئی بلین افعال پروسیسر سرانجام دے سکتا ہے۔ اب اگر اس تیزی سے ترقی کرتے ہوئے علم میں وقت کے ساتھ ساتھ نمایاں تبدیلیاں نہیں کی جائیں گی تو ہم ترقی کی دوڑ میں بہت پیچھے رہ جائیں گے۔ نئے سافٹ ویئر پرانے کمپیوٹر پر چلائے نہیں جاسکتے' لہٰذا اس کمپیوٹر کے شعبے میں تبدیلی ناگزیر ہے۔

سائنس کے بعض شعبے ایسے ہیں کہ ان میں اس قدر تیزی نہیں ہو رہی۔ اس کے لئے آٹو موبائل انجینئرنگ کی مثال دی جاسکتی ہے' انجن کے ڈیزائن کے حوالے سے اس شعبے میں ایک ٹھہراؤ آ چکا ہے۔ ۱۸۷۶ء میں جرمن انجینئر نکولس آگسٹ آٹو نے جس طرح انجن ڈیزائن کیا تھا' تقریباً وہی ڈیزائن سوا صدی گزر جانے کے بعد بھی استعمال ہوتا ہے۔ لہٰذا دنیا کی مشہور ترین گاڑیاں تیار کرنے والی کمپنیاں جیسے ٹیوٹا اور مرسڈیز بینز تقریباً ایک جیسا انجن استعمال کرتی ہیں۔ یہ تو تھی سائنسی علوم کی بات آئیے اس بات کا جائزہ لیں کہ دوسرے غیر سائنسی علوم میں کیا تبدیلی لائی جاسکتی ہے۔ اگر ہم اردو ادب میں شاعری کی بات کرتے ہیں تو میر' غالب' اقبال اور دوسرے شعراء کا کلام اگر شامل نصاب ہو تو اس میں کیا تبدیلی لائی جاسکتی ہے؟ شعر کا مطلب جو ایک سو سال پہلے تھا' آج بھی وہی رہے گا۔ یہی بات انگریزی ادب کے شیکسپیئر' کیٹس' شیلے' ٹی ایس ایلیٹ اور دوسری بڑی نامی گرامی شخصیات کے بارے میں کہی جاسکتی ہے۔ تاریخ کے مضمون کو لیں تو اس میں بھی تبدیلی نہیں لائی جاسکتی کیونکہ دنیا میں جو حالات و واقعات پیش آ چکے ہیں وہ حتمی ہیں اور انہیں تبدیل نہیں کیا جاسکتا۔

اسی طرح اگر ہم عسکری علوم کی بات کریں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ آج بھی پیدل فوج مورچہ کھود کر

دشمن کے فائر سے بچاؤ کرتی ہے اور اپنے علاقے کا دفاع کرتی ہے۔ مورچہ کھود کر جنگ کرنے کا آغاز فرانسیسی انجینئر ڈی وابان نے اٹھارویں صدی میں کیا۔ آج اکیسویں صدی میں بھی مورچہ کھود کر جنگ کی جاتی ہے' کیونکہ سامنے سے آتی ہوئی گولیوں سے بچنے کا طریقہ اس سے بہتر کوئی نہیں کہ یہ تدبیر اختیار کی جائے۔ اگرچہ فوج کے بعض شعبوں مثلاً توپ خانہ اور رسالہ میں ہتھیاروں کے حوالے سے کافی جدت آئی ہے تاہم اگر پیدل فوج کے ہتھیاروں پر نظر ڈالی جائے تو یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اس کے ہتھیار کافی پرانے ہونے کے باوجود ابھی تک موثر ہیں۔ مثلاً لائٹ مشین گن سو سال سے زیادہ پرانی ہوگئی ہے۔ جان موسز براؤننگ نے ۱۸۹۵ء میں ہوا سے ٹھنڈی ہونے والی اور انتہائی تیز رفتاری سے آٹومیٹک فائر کرنے والی مشین گن بنائی' یہ آج بھی دفاع اور حملے کے دوران یکساں مفید ہے' اس ہتھیار کو اتنا پرانا ہونے کے باوجود اس کی اعلیٰ خصوصیات کی بنا پر آج بھی فوج میں شامل ہے۔

مندرجہ بالا بحث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ بعض سائنسی اور غیر سائنسی علوم میں بھی اس بات کی گنجائش بہت کم نکلتی ہے کہ ان میں تبدیلی کی جائے۔ آیئے اب مذہبی تعلیم میں جدت کا جائزہ لیں اور مذہبی تعلیم میں تو تبدیلی کا امکان صفر ہوتا ہے۔ مغرب میں یہ بات ٹھوس حقیقت کے طور پر سمجھی جانے لگی ہے کہ مذہب کی بقا کے لئے خالص مذہبی مدارس بہت ضروری ہیں اور خاص طور پر اسپیشلائزیشن کے لئے ہر علم کے لئے علیحدہ شعبہ ہونا ضروری ہے۔ آج تک بھی سننے میں نہیں آیا کہ مذہبی مدارس کو کسی مغربی حکومت نے اپنے مدارس کو جدید تعلیم کا پابند بنایا ہو۔ مغربی ممالک اور امریکہ میں بھی بے شمار دینی مدارس قائم ہیں' جہاں عیسائیت اور یہودیت کی تعلیم دی جاتی ہے' لیکن وہاں کے مدارس نصاب کے انتخاب اور اصول وضوابط بنانے میں مکمل طور پر آزاد ہیں۔

"The Shopping Mall High School: Winners & Losers In The Educational Marketplace" کے مصنف آرتھر پاول لکھتے ہیں:

"امریکہ میں مذہبی مدارس مقامی چرچ کے زیر اہتمام ہوتے ہیں۔ اس بات سے قطع نظر کہ ان مدارس کا تنظیمی ڈھانچہ کیا ہے یہ مدارس اپنے معاملات میں خود مختار ہیں۔ مدارس اپنا نصاب خود بنا سکتے ہیں' وہاں پر اساتذہ اپنی مرضی سے رکھ سکتے ہیں' اپنے طالب علموں کے انتخاب میں خود مختار ہیں اور اس کے علاوہ مدارس کے قوانین بھی اپنی مرضی سے بنا سکتے ہیں۔"

کیتھولک فرقے کے مدارس کے تمام امور کے ذمہ دار چرچ کے اراکین ہوتے ہیں۔ امریکہ میں کیتھولک فرقے کے مدارس کی سب سے بڑی نمائندہ جماعت "The National Catholic Educational Association" ہے۔

اسلام تمام آسمانی مذاہب میں سب سے جدید ترین مذہب ہے۔ اس سے قدیم تر عیسائیت ہے جو کہ اسلام سے تقریباً چھ سو سال پرانی ہے۔ عیسائیت سے زیادہ پرانا مذہب یہودیت ہے جو عیسائیت سے بھی پرانا ہے۔ ہارورڈ یونیورسٹی میں یہودیت کے پروفیسر Jay M.Harris کے نزدیک یہودیت تقریباً تین ہزار سال پرانا مذہب ہے۔ اگر غیر آسمانی مذاہب کا جائزہ لیا جائے تو پتا چلتا ہے کہ یہ بھی اسلام سے کافی پرانے ہیں۔ "The Origions Of Evil In Hindu Mythology" کے مصنف Wendy Doniger کے مطابق ہندومت کا وجود عیسائیت سے پندرہ سو سال پرانا ہے۔

"Development In The Early Buddhist Concept Of Kamma/Karma" کے مصنف "James Paul McDermott" کی تحقیق سے پتا چلتا ہے کہ بدھ مت کا آغاز تقریباً پانچ سو سال قبل مسیح ہوا۔

سوچنے کی بات یہ ہے کہ مندرجہ بالا مذاہب جو کہ سب اسلام سے قدیم تر ہیں' اپنی قدامت کے ساتھ آج بھی متعلقہ مدارس میں پڑھائے جا رہے ہیں' لیکن کسی پر اعتراض نہیں کیا جاتا' اور یہ بات بھی لاعلمی کی وجہ سے کہی جاتی ہے کہ جدید ممالک میں مدارس کا نظام ختم ہو چکا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ان جدید ممالک میں ایسے بے شمار مدارس ہیں' جن میں "صرف اور خالص" مذہبی تعلیم دی جاتی ہے' اور کوئی "جدید تعلیم" نہیں دی جاتی۔ تاہم ایک دلیل دی جا سکتی ہے کہ بعض جدید ایجادات ایسی ہیں کہ جو کہ ہر علم میں شامل ہو سکتی ہیں' جیسے کمپیوٹر ہے جس کو پڑھے بغیر چارہ نہیں اور انگریزی زبان ہے جو کہ اب صرف انگریزوں کی زبان نہیں رہی بلکہ ایک بین الاقوامی زبان کا درجہ رکھتی ہے۔ ان علوم کی اہمیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے پاکستان کے بہت سے دینی مدارس نے کمپیوٹر اور انگریزی زبان کو خود ہی اپنے

نصاب میں شامل کر رکھا ہے۔

حیران کن بات یہ ہے کہ یہ بات مغربی ممالک کی طرف سے صرف اسلامی مدارس کے حوالے سے کہی جارہی ہے کہ ان مدارس کا نصاب بدلنا چاہئے‘ دنیا میں اس وقت کتنے مذاہب ہیں‘ اس سوال کا جواب گیری گارڈنر اپنی کتاب: "Invoking The Spirit:Religion In The Quest For A Sustainable World & Spiritual" میں دیتے ہیں:

’’دنیا میں دس ہزار مذاہب موجود ہیں‘ جن میں سے ایک سو پچاس مذاہب کے پیروکار دس لاکھ یا اس سے زیادہ ہیں۔‘‘

دس ہزار مذاہب میں سے نو ہزار نو سو ناوے مذاہب کے پیروکاروں میں سے کسی ایک کو بھی نہیں کہا جارہا ہے کہ اپنے مذہبی نصاب میں تبدیلی ضروری ہے کیونکہ یہ مدارس ’’دہشت گردوں کی نرسریاں‘‘ ہیں۔ تاہم یہ نہیں بتایا جاتا کہ ان ’’دہشت گردوں‘‘ نے کس ملک کے خلاف جارحیت کی ہے اور اس پر اپنا قبضہ جمایا ہے‘ بہر حال مسلمان یہ ضرور جاننا چاہیں گے کہ صرف شک کی بنیاد پر ملکوں کی معصوم اور بے گناہ آبادی کو خاک و خون میں تڑپانے والے جارج بش اور اس کا دست راست ٹونی بلیئر‘ کس دینی مدرسے سے فارغ ہیں‘ ہزاروں بے گناہ فلسطینیوں کے قاتل ایریل شیرون کی مذہبی درس گاہ کون سی ہے‘ چیچنیا میں لاکھوں مسلمانوں کا قاتل صدر پوٹن کس مذہبی مکتبہ فکر کے مدرسے سے تعلق رکھتا ہے‘ بھارت میں مسلمانوں پر مظالم ڈھانے والا بال ٹھاکرے جو اپنے پیروکاروں کو مسلمانوں کے قتل و غارت کا درس دیتا ہے اور جس کے پیروکاروں نے مسلمانوں کو زندہ آگ میں جلایا کس دینی مدرسے کی پیداوار ہیں؟

صدیوں سے بعض اہل قلم یہ الزام لگاتے آرہے ہیں کہ 'Islam was spread with sword" (اسلام تلوار کے زور پر پھیلا) جس کی تردید مسلمان شدت سے کرتے رہے ہیں۔ کیا یہی الزام اس وقت الفاظ بدل کر لگایا جارہا ہے کہ ’’اسلامی مدارس میں دہشت گرد پیدا ہوتے ہیں؟‘‘ اہل مغرب نے "Militant Islam" (عسکری اسلام) کی ایک اصطلاح وضع کی ہے جو کہ جہاد سے متعلق

باقی صفحہ 14 پر

مساجد کیلئے
خاص رعایت

جبار کارپٹس

پتہ:
این آر ایونیو‘ نزد حیدری پوسٹ آفس بلاک ’’جی‘‘ برکات حیدری‘ ناظم آباد
فون: 6646888-6647655 فیکس: 0921-21-5671503
E-mail :jabbarcarpet@cyber.net.pk

چناب نگر کے طلباء سے

حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری کا خطاب

مورخہ ۲۴/ اکتوبر ۲۰۰۳ء جمعۃ المبارک کو سالانہ رد قادیانیت کورس چناب نگر کی آخری (تقسیم اسناد وانعامات کی) نشست کی صدارت قائد تحریک ختم نبوت حضرت خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم نے فرمائی' جبکہ مہمان خصوصی شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ (کہروڑپکا) تھے۔ تقریب سے خطیب ختم نبوت مولانا محمد اشرف ہمدانی بڑے عرصہ کے بعد اپنا جمعہ چھوڑ کر تشریف لائے اور خطاب کیا۔ اس تقریب سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن جالندھری مدظلہ نے بھی دلچسپ خطاب فرمایا' خطاب کا پہلا ضبط تحریر میں آسکا تا ہم جو لکھا جا سکا پیش خدمت ہے۔ (راقم الحروف)

مولانا نے تقریب سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ پاک نے عالم ارواح میں کئی قسم کے عہد مختلف لوگوں سے لئے:

۱:...... عہد ربوبیت: عالم ارواح میں تمام انسانوں سے لیا اور فرمایا: "الست بربکم"۔

۲:......ارواح انبیأ سے' "واذ اخذ اللہ میثاق النبیین" میں جس کا تذکرہ ہے۔

۳:......"واذ اخذنا من النبیین میثاقھم ومنک ومن نوح ......الخ" یہ عہد ہر نبی سے اس کے عہد میں لیا گیا۔

۴:......عہد علمأ سے لیا: "اذا اخذ اللہ میثاق الذین اوتوا الکتاب لتبیننہ"

حضرات انبیأ علیہم السلام سے عہد لیا گیا کہ تمام رسول ایک دوسرے کے تائید و توثیق کرتے رہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق تمام انبیأ کرام سے آپ کی ختم نبوت کا عہد لیا گیا۔ اور ایک عہد بنی اسرائیل سے لیا گیا۔ تورات' زبور اور انجیل بنی اسرائیل کے لئے آئیں اور ان تینوں کتابوں میں حضورؐ کا تفصیلی تذکرہ تھا۔ مکہ مکرمہ میں نبی اسماعیل علیہ السلام تھے اور مدینہ منورہ میں تمام یہودی تھے' جو تمام عرب ریاستوں سے اکٹھے ہوئے تھے اور مقصد یہ تھا کہ آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کریں۔ یہ مختلف قبائل پر مشتمل تھے۔ اوس' خزرج سے لڑائی ہوئی تو کہتے کہ جب حضور تشریف لائیں گے تو ان سے مل کر تمہارا خاتمہ کریں گے۔ مدینہ منورہ میں یہود کے علاوہ انصار تھے۔ بیعت عقبہ میں آنے والے یہی لوگ تھے' جب حضور تشریف لائے تو یہود نے اقرار نہیں کیا۔ اہل مکہ میں جہالت اور شرک تھا۔ یہود میں علم تھا: "یعرفونہ کما یعرفون ابناء ھم"

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

انصار مدینہ نے یہودیوں سے سن کر ایمان قبول کیا۔ اہل مکہ جاہل تھے' جہالت جب دور ہوگئی تو ایمان لے آئے۔ عیسائی ابھی ایمان نہیں لائے' یہود کا خیال اپنے بڑا ہونے کا تھا' تکبر تھا' نبیوں کی اولاد ہونے کا' علم کا' مال کا تکبر تھا۔ حسد کی وجہ سے قتل کئے گئے فرمایا: "اخرجوا الیھود و النصاریٰ من جزیرۃ العرب"۔

یہود و نصاریٰ حضورؐ کی ذات' قرآن کریم اور مسلمان کے دشمن ہیں۔ اسلام میں بہت سے فتنے پیدا ہوئے' انکار ختم نبوت کا فتنہ' انکار حدیث کا فتنہ' ہر دور میں نام اور رخ بدل کر اسلام کو نقصان پہنچایا۔ ایک صاحب نے ایک صحابیؓ سے مسئلہ پوچھا تو حضرت زید ابن ارقمؓ فرمانے لگے کہ ہم نے حضور کو دیکھا۔ ایمان لائے' دین سیکھا' اعمال سیکھے' جو آپ نے بتایا ہم نے یاد رکھا اور آپؐ نے فرمایا کہ تم ہم سے مطالبہ کرتے ہو کہ قرآن سے بتلاؤ' شیاطین وساوس ڈالتے ہیں:

۱:...... چاہت کے مادہ کو استعمال کرکے شیطان انسان میں داخل ہوتا ہے۔

۲:......غضب کے ذریعہ تیسرے باطل عقائد کے ذریعہ۔

چاہت والا حصہ استعمال کرا کر' غضب کے ذریعہ گمراہ کرتا ہے۔ باطل عقائد کے ذریعہ جماعتوں کے قبائل کو گمراہ کرتا ہے۔ امت کے عقائد کی اصلاح' فتنوں کا تعاقب' جو جماعتیں ان کا تعاقب کرتی رہی ہیں' اللہ تعالیٰ کے ہاں مجاہدین شمار ہوں گی۔ ہماری

مجلس کے بانی حضرت شاہ جیؒ' مولانا محمد علی جالندھریؒ حضرت قاضی صاحبؒ حضرت رائے پوریؒ سے ملے اور عرض کیا کہ ملک تقسیم ہوگیا۔ پاکستان میں کئی فتنے موجود ہیں ہم کس محاذ پر کام کریں؟ حضرت رائے پوریؒ نے فرمایا کہ فتنہ مرزائیت متحرک ہے۔ اس کی پشت پر یہود و نصاریٰ ہیں۔ ایک اور فتنہ رافضیت کا ہے جو اژدھا ہے اور سویا ہے' لیکن جو متحرک ہے اس کا تعاقب کرکے مسلمانوں کے ایمان کا تحفظ کریں' پھر مجلس بنی اور مرزائیت کے خلاف کام کیا۔ کچھ عرصہ بعد حضرت رائے پوریؒ فیصل آباد تشریف لائے میں بیعت ہوا۔ حضرت مولانا لال حسین اخترؒ مولانا عبدالرحمن میانویؒ مولانا محمد شریف جالندھریؒ بیعت ہوئے اور تین دن کے بعد اجازت لی کہ تبلیغی پروگرام ہیں۔ مناظرے ہیں گفتگوئیں ہیں' اپنے سروں پر لاؤڈ اسپیکر اٹھاکر جاتے اور تبلیغ کرتے۔ تین دن کے بعد اجازت لیتے وقت رو پڑے۔ مولانا میانویؒ میانی کے تھے خوش الحان تھے' عرض کیا کہ یہ سب حضرات ذکر کرتے ہیں' ہم سارے مہینہ سفر کرتے ہیں' ہمیں ذکر بتلادیں؟ حضرت آبدیدہ ہوگئے اور فرمایا: جو کام آپ کرتے ہیں' اس کا اجر اللہ کے ہاں ہے' آپ کے لئے وظیفہ یہ ہے کہ ایک تسبیح درود شریف پڑھ لیا کرو' کام میں سہولت ہوگی' ایک تسبیح استغفار کرلیا کرو۔ قادیانی کی جب خلاف منشا خداوندی گفتگو سنو گے اور ان کا تعاقب کروگے تو دل میں برائی کا خیال آئے گا تو استغفار کرلو تاکہ تکبر پیدا نہ ہو۔

قادیانیت کے فتنہ کو سو سال سے زیادہ عرصہ ہورہا ہے۔ ابھی اس کی کمر مکمل طور پر نہیں ٹوٹی' ایران میں بہائیت کا فتنہ ہے' بہاء اللہ ایران سے بھاگ کر فلسطین میں چلا گیا۔ گزشتہ زمانے میں فلسطین کا وزیر اعظم بہائی تھا۔ جنرل ضیاء الحق کے زمانہ میں بلوچستان کا گورنر قادیانی تھا۔ مولانا مفتی محمودؒ نے ضیاء الحق سے کہا تو اس نے کہا کہ شریف آدمی ہے' قادیانی اور شریف یہ دونوں متضاد چیزیں ہیں۔

آج یہ مدارس' مساجد کا وجود' علماء کرام کا وجود مٹانے کی کوشش میں مصروف ہیں' تمام دینی جماعتوں کا مجلس دل سے احترام کرتی ہے' عزت و توقیر کو ایمان کا حصہ سمجھتے ہیں۔

ہمارے بزرگوں نے لکھا ہے جیسے انبیاء کرام سے ایک دوسرے کے متعلق عہد لیا' ایسے ہی علماء' مشائخ احترام کیا کریں۔ ہم اپنے آپ کو تبصرے سے بچائیں۔ اس سے ہم میں مرض آجائے گا کہ ہم بڑوں میں نقائص تلاش کریں گے۔

آپ کسی بھی مدرسہ میں پڑھیں تمام علماء کرام' مشائخ عظام کا احترام کریں' تکریم کریں' تبصروں سے اپنے آپ کو بچائیں' ورنہ نور علم نصیب نہیں ہوگا۔ اللہ پاک ہم سب کو تمام فتنوں سے بچائے۔ حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ بغداد میں درس دیتے تو لوگ سوالات پوچھتے تو آپ جواب دیتے: آپ نے گھر سے آنا چھوڑ دیا۔ حاضرین سے فرمایا کہ ہم حضور علیہ السلام کا انتظار کرتے تھے' آپ گھر تشریف لاتے اور ہمیں اچھی اچھی باتیں بتلاتے۔ یہ مجلس اتباع رسول میں شروع کی۔ حضورؐ نے ہمیں کبھی انتظار نہیں کرایا' ہم آپؐ کی مجالس سے اکتاتے نہ تھے' وقفہ اس لئے کرتا ہوں کہ تاکہ آپ لوگ اکتا نہ جائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے آنے کو قبول فرمائیں' دین کی خدمت کی توفیق دیں۔ آپ پیچھے آنے والوں کے لئے نمونہ بنیں۔

☆☆........☆☆

بقیہ: حضرت عبداللہ ابن مبارکؒ

اس میں ہر مومن کے لئے سامان بصیرت ہے' ان کی زندگی زہد و اتقاء کا مرقع تھی' مگر ان کی سب سے نمایاں خصوصیت جہاد فی سبیل اللہ تھی۔ اللہ جل شانہ کی شان دیکھئے کہ ان کی وفات بھی اسی مبارک راستہ میں ہوئی۔ آپؒ شام کے علاقہ میں جہاد کے لئے گئے ہوئے تھے کہ اثنائے سفر اچانک طبیعت خراب ہوئی اور وفات سے کچھ دیر پہلے آواز پھنس گئی' اس گلو بندی کی وجہ سے ان کو گمان ہوا کہ زبان سے کلمہ شہادت نکلنا نہ رہ جائے۔ اس لئے اپنے ایک شاگرد ''حسن بن ربیع'' سے کہا کہ دیکھو جب میری زبان سے کلمہ شہادت نکلے تو تم اتنی بلند آواز سے کلمہ دہرانا کہ میں سن لوں۔ جب تم ایسا کروگے تو یہ کلمہ میری زبان سے جاری ہوجائے گا۔ چنانچہ اسی حالت میں مقام ''ہیت'' پر رمضان ۱۸۱ھ کو ۶۳ سال کی عمر میں جان' جان آفرین کے سپرد کردی۔ اللہ جل شانہ کی ان پر ہزار بار رحمتیں ہوں۔

بقیہ: دینی مدارس

ہے۔ قرآن اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ اگر مسلمانوں پر کوئی قوم حملہ کرے تو انہیں جان پر کھیل کر اپنا دفاع کرنا چاہئے' یہی وہ جذبہ ہے جس سے کفار خائف رہتے ہیں' کیونکہ یہی جذبہ جہاد ہی مسلمانوں کی حقیقی قوت ہے۔ کیا ہم اسلامی مدارس میں شامل نصاب قرآن میں سے جہاد کے حکم کو نکال کر ایسا نصاب بناسکتے ہیں جس پر اہل مغرب کو اعتراض نہ ہو؟ شاید نہیں کیونکہ قرآن میں کمی بیشی ممکن نہیں' اس وقت ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم یہ سمجھیں کہ ہمارے دینی مدارس اسلام کی بقا' ترقی اور اشاعت کا مرکز ہیں یہاں کوئی دہشت گرد نہیں ہیں اور ساری دنیا کو باور کرائیں کہ دنیا کے ہر مذہب کے پیروکاروں کی طرح ہم بھی اپنے مدارس قائم کرنے کا حق رکھتے ہیں اور ہمارے دینی مدارس علم کا گہوارہ ہیں۔

پہلی قسط

مرسلہ: مولانا محمد علی صدیقی

قادیانیت ایک ناسور

۷ستمبر ۱۹۷۴ء کے قومی اسمبلی کے تاریخی فیصلے کے بعد گزشتہ ۱۴ سالوں میں قادیانی تحریک کن مراحل سے گزری اور اس آئینی ترمیم اور ۱۹۸۴ء میں نافذ کئے گئے صدارتی آرڈی نینس کے بعد قادیانیت کن سازشوں میں ملوث ہے۔ یہ ایسے امور ہیں جن کا جائزہ لینا ضروری ہے۔ اس جائزہ کی نوعیت اگرچہ اجمالی ہے لیکن ہم بعض ایسے امور کی نشاندہی کریں گے جن کی طرف اس وقت توجہ دینا ازحد اہم ہے۔

قادیانی تحریک' جس کی ابتدا ۱۸۸۰ء کے اوائل میں ہوئی۔ برصغیر کی ایک ایسی تحریک تھی جس نے پاک و ہند کے سیاسی اور مذہبی ماحول میں ایک مخصوص کردار ادا کیا۔ اس تحریک کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی نے ۱۸۸۰ء سے لے کر اپنی وفات ۱۹۰۸ء کے عرصے میں تحریک کو سیاست پر مبنی ایسا مذہبی رنگ دیا جو قدرے تبدیلی کے ساتھ ان کے جانشینوں نے اپنائے رکھا اور انہی اعتقادات اور ہدایات کو آج کے قادیانی اپنائے ہوئے ہیں۔

مرزا قادیانی نے انگریزی سامراج کی زبردست حمایت کی۔ جہاد کو جس سے مراد انگریز کے خلاف بغاوت و تشدد پسندانہ تحریکات تھیں' منسوخ کردیا۔ دنیا کے ان تمام ممالک میں' جہاں مسلمان انگریزوں کے خلاف جہاد کے نام پر سیاسی تحریکیں چلا رہے تھے اپنا لٹریچر روانہ کرکے ان کو انگریز کی غلامی کا درس دیا۔ یہودی استعماری تحریک صیہونیت کے لئے سیاسی خدمات انجام دیں اور اپنے دعاوی (مجدد' مہدی' مسیح موعود' محدث' نبی' کرشن' اوتار) کی بھول بھلیوں میں الجھا کر نامور علماء اور حریت پسند افراد کو انگریز کی مخالفت سے ہٹا کر اپنی طرف متوجہ کرلیا اور ان کی سامراج دشمن تحریکوں کا رخ مرزائیت کی طرف موڑ کر ان کی فعال اور حریت پسندانہ توانائیوں کو برباد کیا۔

تحریر: عبدالباسط

قادیانیت کے دام ہم رنگ زمین میں جو لوگ پھنسے ان میں زیادہ تعداد پنجاب کے لوگوں کی تھی اور ان میں نچلے طبقے کے لوگ زیادہ تھے۔ جو انگریز کے دور حکومت میں معاشرتی ترقی اور اعلیٰ عہدے حاصل کرنے کے خواہاں تھے۔ اس میں ہمیں عدالتی نظام سے وابستہ چھوٹے اہل کار' منشی' نائب کورٹ' محرر' اہلمد وغیرہ نظر آتے ہیں۔ پنجاب اور برطانوی ہند کے دوسرے محکموں مثلاً محکمہ نہر' ریلوے' پوسٹ آفس وغیرہ کے بابو اور کلرک بھی اس تحریک سے وابستہ ہوئے۔ چونکہ انگریز کی زبردست حمایت اور مدح و توصیف مرزا قادیانی کا ایمان تھا۔ اس لئے استحصالی طبقوں کے لوگ جیسے جاگیردار انگریز کے مقرر کردہ اہل کار' سفید پوش' نمبردار' ضلع دار وغیرہ بھی اس تحریک کو اپنے اقتدار کے تحفظ کا ذریعہ سمجھتے تھے اور بظاہر جماعت میں شامل نہ ہونے کے باوجود قادیانیت نواز تھے' کئی لوگ محض اس لئے قادیانی بن گئے کہ انہیں انگریز کی نوکری کی ضرورت تھی۔ وہ درخواست میں اپنی اس وفاداری کا ذکر کرکے دل سے نہ سہی مجبوری کے تحت قادیانی بن جاتے تھے۔ زیادہ پڑھے لکھے لوگ تحریک سے دور رہے۔ صرف خواجہ کمال الدین وکیل' مولوی محمد علی ایم اے وکیل اور دو چار اور آدمیوں کے نام ملتے ہیں جو انگریزی تعلیم سے آراستہ تھے اور کسی مخصوص مقصد یا سرکار کے اشارے پر مرزا قادیانی کی حوصلہ افزائی اور خدمت کے لئے مقرر تھے۔ ایسے ہی بعض مذہبی گروہ کے نفس پرست مولوی قادیانی بنے۔ ایک قلیل تعداد ایسے جوانوں کی تھی جو دل کے ہاتھوں مجبور ہوکر قادیانی بن گئے۔ ان میں سے بعض "عاشقان پاک طینت" "اسلام کی آغوش میں واپس بھی آئے۔ ہندوؤں' سکھوں' عیسائیوں وغیرہ سے اکا دکا لوگ مرزائی ہوئے۔ ۱۹۰۱ء میں قادیانیوں کی تعداد چند ہزار سے تجاوز نہ کرسکی۔ پنجاب میں یہ تعداد ۳۴۴۵ تھی اور یوپی میں ۹۳۱ تھی۔

۱۹۰۸ء میں مرزا کے مرنے کے بعد چھ سال تک حکیم نورالدین نے قادیانی کی گدی پر بیٹھ کر اپنی

آمریت کا سکہ چلایا۔ نورالدین برطانوی انٹیلی جنس کا کارندہ تھا اور سیاسی جوڑتوڑ کے باعث کشمیر سے نکالا گیا تھا۔ اس نے مرزا کی سیاسی پالیسی کو آگے بڑھانے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور اس کے کفر و ارتداد کو پھیلانے میں کوئی کمی نہ چھوڑی ابتدا میں یہ شخص نیچری اور نیم ملحد تھا۔

۱۹۱۴ء میں نورالدین کے مرنے کے بعد یہ سیاسی طائفہ باہمی چپقلش کا شکار ہوگیا۔ لاہوری جماعت خواجہ کمال الدین اور مولوی محمد علی کی سربراہی میں پروان چڑھنے لگی اور قادیانی کی گدی مرزا کے بیٹے مرزا محمود کے قبضے میں آگئی۔ قادیانیت کی ترقی کا اصل دور مرزا محمود کے زمانے سے شروع ہوا۔ مرزا محمود کے ابتدائی دس سالوں تک محض مسیح موعود کے فرزند کے طور پر گدی پر بٹھایا گیا۔ حقیقی اقتدار پر اس گروپ کا قبضہ رہا' جس میں مرزا محمود کے نانا ناصر نواب' ماموں میر اسحاق اور انصار اللہ پارٹی کے بعض ممبر تھے۔ ان لوگوں کے انگریز لیفٹیننٹ گورنر پنجاب اور دیگر برطانوی حکام سے قریبی روابط تھے۔ پہلی جنگ عظیم کے خاتمے پر تحریک خلافت کے زمانے میں مرزا محمود نے اپنی ''کونسل آف ایجنسی'' سے نجات حاصل کرکے بذات خود حکومت سنبھال لی۔ خاص طور پر ۱۹۲۴ء کی لندن یاترا کے بعد مرزا محمود اپنی اور جماعت کی سیاسی اہمیت سے پوری طرح آگاہ ہو چکا تھا اور انگریز کی سیاسی ضرورت پورا کرنے کے لئے ہر وقت مستعد رہتا تھا۔

مرزا محمود مڈل فیل تھا۔ بیماریوں کا شکار اور احساس برتری کا مریض تھا۔ اس کے علاوہ بچپن ہی سے جنسی بداعتدالیوں کا شکار تھا۔ اس نے ایک تو اپنے اور اپنے خاندان کی دنیاوی خواہشات کے لئے ہر ممکن ذرائع سے دولت سمیٹی۔ دوسرے اپنے باپ کی پالیسی کے مطابق انگریز کی خدمت میں اپنی اور اپنی جماعت کی بقا سمجھی۔ اس نے ۱۹۱۴ء سے قبل (کانپور مسجد) اور اس کے بعد انگریز کے خلاف اٹھنے والی تحریک کو سبوتاژ کرنے کے لئے اپنے وسائل اور عقیدت مندوں کی توانائیاں استعمال کیں۔ تحریک ہجرت' خلافت' عدم تعاون' سائمن کمیشن' گول میز کانفرنس' نہرو رپورٹ' ۱۹۳۵ء کے آئین کے تحت ہونے والے انتخابات' مطالبہ پاکستان۔ غرضیکہ آزادی کے ہر موڑ پر انہوں نے برطانوی سامراج کی حمایت اور مسلمانوں کے مطالبہ حریت کے خلاف کام کیا۔ قادیانیت نے علماحق کے خلاف بدزبانی کی' منافرت اور کشیدگی پھیلا کر انگریزی ''لڑاؤ اور حکومت کرو'' کی پالیسی کو استحکام بخشا۔ دنیا کے ان تمام علاقوں میں جہاں برطانیہ نے نو آبادیاں قائم کر رکھی تھیں۔ وہاں اپنے جاسوس بھیجے اور برطانوی سامراج کے خلاف اٹھنے والی تحریکوں کو جاسوس مبلغوں کے ذریعے ناکام کرایا۔

مرزا محمود کے دور میں انگریز کے ادنیٰ خدمات گار' ایمان فروش اور جاہ طلب مولویوں اور برطانوی جاسوسوں کی ایک کھیپ پروان چڑھی۔ جماعتی فنڈ میں برطانوی اور یہودی ذرائع سے پیسہ آیا اور جماعت کی سیاست سے دلچسپی کے باعث ''قادیان'' سامراج کا پولیٹیکل سینٹر بن گیا' قادیانیت مذہبی لحاظ سے انگریز کی ایسی ایجنسی تھی' جس کا کام تمام گندے امور کا انجام دہی تھا۔ ضمیر فروش مولویوں کی جو کھیپ قادیانیت سے وابستہ تھی۔ اس کا کام مناظروں میں حصہ لینا' روایتی بدزبانی اور بدکلامی کرکے طبقاتی انتشار پھیلانا اور مذہبی تحریکوں کی آڑ میں انگریز کی سیاسی خدمت انجام دینا تھا۔ ان مرزائی گماشتوں میں حافظ روشن علی' میر قاسم علی' جلال الدین شمس' اللہ دتہ جالندھری' غلام رسول' راجیکی جیسے عاقبت نااندیش لوگ شامل تھے۔ ان میں سے شمس اور جالندھری فلسطین میں مبلغ کے روپ میں یہودیت کی خدمت میں مصروف رہے۔

اگرچہ مرزا محمود خود انگریز افسران کو خطوط لکھتا رہتا تھا اور ان کی ہدایات حاصل کرتا تھا' لیکن پنجاب میں سر فضل حسین کے عروج اور ان کے قادیانیوں اور ظفر اللہ کے ساتھ تعلقات کے بعد سر ظفر اللہ' انگریز اور قادیانی سربراہ کے درمیان ایک رابطہ کی صورت اختیار کر گیا۔ سر ظفر اللہ برطانوی سامراج کا نہایت وفادار خادم تھا۔ اس نے وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کے ممبر اور عدالت عالیہ ہند کی جج کے زمانے میں ہر سطح پر انگریز کی خدمت کو ایمان کا جزو سمجھا اور کسی مرحلے پر بھی تحریک آزادی ہند اور مسلمانوں کے سیاسی مفاد کے لئے آواز بلند نہ کی۔

مطالبہ پاکستان یا تحریک پاکستان میں قادیانیوں کا کردار قطعاً منفی تھا۔ شاطر سیاست مرزا محمود نے نہایت عیاری کے ساتھ ۱۹۴۶ء کے انتخابات میں مکروہ کردار ادا کیا۔ مسلم لیگ کی حمایت کا ڈھونگ رچا کر قادیانیوں نے یونی نسٹ آزاد اور زمیندار لیگ کے پنجاب کی صوبائی اسمبلی کے امیدواروں کی بھرپور حمایت کی۔ کیونکہ محض اسی صوبے میں وہ کسی حد تک سیاسی کردار ادا کرنے کے اہل تھے۔

پاکستان بننے کے بعد مرزا محمود نے جو کچھ کیا وہ کوئی پوشیدہ امر نہیں رہا۔ جنگ کشمیر ۱۹۴۷ء اور پاک بھارت ۱۹۶۵ء کی سازشیں' بلوچستان کو قادیانی صوبہ بنانے کے عزائم' جارحیت پر مبنی ارتداد کی تبلیغ' سیاسی مذہبی' اقتصادی و فوجی اداروں اور سول محکموں میں اثر و نفوذ کی خفیہ کارروائیاں' انتشار و افتراق پھیلانے

والے لٹریچر کی تیاری اور تقسیم سمیت صوبائی و علاقائی فتنوں کی آبیاری بعض ایسے امور ہیں جو محتاج تعارف نہیں۔ سرظفر اللہ نے وزیر خارجہ کی حیثیت سے ہماری خارجہ پالیسی کے ایسے خدوخال مرتب کئے جن کے باعث پاکستان سامراجی طاقتوں کا حاشیہ بردار بن گیا اور اسلامی بلاک سے کٹ کر رہ گیا۔

نومبر ۱۹۶۵ء میں جب مرزا محمود واصل جہنم ہوا تو قادیانی جماعت کی تعداد میں کچھ اضافہ ہو چکا تھا۔ یہ اضافہ قادیانی مبالغہ آرائی کے لحاظ سے ہزاروں میں تھا اور جماعت کے اراکین کی تعداد پچاس لاکھ تھی جو صریح جھوٹ ہے۔ البتہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ ایک تو پہلے سے مرتدین کی ذریت کے باعث ہوا اور دوسرے لاہوری جماعت کے کہنے کے مطابق نوکری اور چھوکری کے طلب گاروں نے جماعت میں شمولیت اختیار کی۔ جماعت کے چندوں میں نامعلوم اور معلوم ذرائع سے اضافہ ہوا اور یورپی ممالک میں نئے مشن قائم کئے گئے۔ مرتد اعظم سرظفر اللہ نے قادیانیت کی ترقی میں کافی مدد دی۔

مرزا ناصر احمد نے ۱۹۶۵ء سے ۱۹۸۲ء تک ربوہ کے راج بھون پر قبضہ کئے رکھا۔ ان کے بارے میں بھی بہت سی رنگین داستانیں مشہور ہیں۔ جن کے بیان کا یہاں موقع نہیں۔ مرزا ناصر نے اسرائیل میں قائم قادیانی مشن کو مضبوط بنانے کی پوری کوشش کی اور ۱۹۶۷ء کی عرب اسرائیل جنگ کے بعد صیہونی اشارے پر مشرق وسطی میں سازشوں کے جال بچھائے' افریقہ میں قادیانی مشنوں کی برطانوی اور امریکی سامراج کی بھرپور حمایت حاصل رہی ہے جس کے باعث کئی افریقی غربت و پسماندگی کے ازالے کے لئے قادیانیت کی آغوش میں چلے گئے۔ گولڈ کوسٹ' سیرالیون' نائیجیریا' جنوبی افریقہ وغیرہ قادیانی ارتدادی تبلیغ کی آماجگاہ بن گئے۔

پاکستان کی شکست وریخت اور علاقائی اور لسانی عصبیتوں کو ہوا دینے میں قادیانی ہمیشہ سے پیش پیش تھے۔ ایوب خان کی سرپرستی کے خاتمے کے بعد انہوں نے نئے سیاسی مربیوں کے حصول کے لئے دوڑ دھوپ شروع کی۔ مشرقی پاکستان کی علیحدگی میں گھناؤنے کردار کے بعد بھٹو حکومت میں اچھے عہدے حاصل کئے' لیکن اسلامی سربراہی کانفرنس ۱۹۷۴ء کے بعد ان کی سازشیں منظر عام پر آنے لگیں۔ ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء ان کا یوم احتساب بنا اور بعد کے چند سال قادیانیت کی اصلیت کو بے نقاب کرنے میں ممد و معاون ثابت ہوئے۔

اسرائیل' مغرب کی سامراجی طاقتیں اور ان کی حاشیہ نشین قادیانیت کے افریقہ' مشرق وسطی اور یورپ میں ترقی کے خواہاں رہے اور پاکستان میں علمائے اسلام اس دشمن استعمار نواز اور ارتداد پرمبنی اس تحریک کا محاسبہ کرنے میں سرگرم عمل رہے۔ جولائی ۱۹۷۸ء میں مرزا ناصر احمد سویڈن' ڈنمارک' مغربی جرمنی اور لندن کے دوروں کے بعد اکتوبر میں ربوہ آیا۔ استعماری طاقتوں نے ان کی خوب پذیرائی کی اور مالی وسائل کی فراہمی کے بعد وعدے کئے گئے۔ لندن میں جماعت کا اکاؤنٹ جلد ہی لاکھوں پونڈ تک پہنچ گیا۔

اسرائیل کے قادیانی مشن نے مشرق وسطی میں کذاب قادیان کا لٹریچر عربی زبان میں تیار کر کے مشاہیر کے نام روانہ کیا اور بعض لائبریریوں میں رکھوایا۔ مرزا ناصر نے اپنے جاسوس مبلغ لبنان میں تعینات کئے۔ ایران میں شہنشاہیت کے خاتمے اور بہائیت کے خلاف ایرانی حکومت کی مہم کے بعد قادیانیوں نے بہائیوں کے ساتھ خفیہ معاہدہ کیا۔ ۱۹۸۰ء میں مرزا ناصر نے امریکا کے دورے کے دوران بہائی رہنماؤں سے ملاقات کی اور باہمی یگانگت کے معاہدے کئے۔ جون ۱۹۸۲ء میں مرزا ناصر جہنم واصل ہوا۔

مرزا طاہر احمد قادیانی جماعت کا چوتھا سربراہ بنا۔ اپنے بھائی مرزا رفیع احمد کو پچھاڑ کر ربوہ کی گدی پر بیٹھ گیا۔ اس نے حواریوں کی مدد سے جن میں سر ظفر اللہ پیش پیش تھا۔ انتہائی درجہ کی غنڈا گردی کے بعد کامیابی حاصل کی۔ یہ اسی قسم کی غنڈا گردی تھی جو اس کے باپ مرزا محمود نے ۱۹۱۶ء میں قادیان میں انصار اللہ پارٹی کی مدد سے کی تھی۔ مرزا رفیع احمد کے حواری الزام لگاتے ہیں کہ مرزا طاہر غاصب' بزدل اور سیاسی جوڑ توڑ کا ماہر ہونے کے باعث تخت خلافت چھین لے گیا۔ بہرحال قادیانیت کے نئے سربراہ نے ۱۹۸۲ء سے ۱۹۸۴ء تک اپنے اقتدار کو مضبوط بنانے اور استعماری اڈے بشارت معبد کے قیام کے علاوہ کوئی نمایاں کام نہ کیا۔ ۱۹۸۴ء میں صدارتی آرڈی ننس کے اجراء کے بعد مرزا طاہر خفیہ طور پر ہماری غفلت کے باعث لندن بھاگنے میں کامیاب ہو گیا۔ کہا جاتا ہے کہ بیرونی خفیہ ایجنسیوں کے بعض اراکین نے اس کو "پیش آمدہ خطرات" سے آگاہ کر دیا تھا۔ قادیانیوں کو ڈر تھا کہ حکومت مرزا طاہر احمد کو تخریبی کارروائیوں کے الزام' اسلم قریشی کیس اور صدارتی آرڈی ننس ۱۹۸۴ء کی خلاف ورزی کرنے کے جرم میں گرفتار کرنے کی تیاری کر رہی تھی۔ جس کا اس کو بعض بیوروکریٹس اور پولیس اہلکاروں سے علم ہو گیا اور مرزا طاہر لندن جا کر ایک تو جماعت اور خلافت کو بچا لے گیا' دوسرے اپنا تحفظ کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ قادیانی خدشات کچھ

بھی ہوں لیکن یہ بات افسوس ناک ہے کہ مرزا طاہر دھوکہ دینے میں کامیاب ہوگیا۔ جس طیارے میں مرزا طاہر سوار ہونے والا تھا اس کے پائیلٹ نے اس کو اپنے ساتھ لے جاکر کے ایل ایم کے جہاز میں سوار کرایا۔ اتفاق سے اسی طیارے میں مصطفیٰ کوکل صاحب سابق وزیر جہاز رانی سفر کررہے تھے۔ انہوں نے اسلام آباد لندن سے فون کیا تو معلوم ہوا کہ مرزا طاہر اپنے برطانوی آقاؤں کے پاس پہنچ گیا ہے اور ان کے چرنوں میں بیٹھ گیا ہے۔ ربوے کے پالتو مبلغ اس کو ''نشان'' قرار دینے لگے۔

مرزا طاہر نے لندن میں جعلی نبوت کے نام پر جو کاروبار شروع کیا تھا اس کے گزشتہ تین سال کی ایک جھلک پیش کی جاتی ہے:

''مرزا طاہر احمد قادیانی نے لندن کو اپنا مستقل اڈہ بنانے کے بعد چیدہ چیدہ قادیانی مبلغوں کو لندن بلایا۔ اسرائیل سے جلال الدین قمر کلکتہ سے مولوی اسحٰق قادیان سے وسیم احمد وغیرہ نے اس میٹنگ میں شرکت کی۔ ان مبلغوں کو ہدایات دی گئیں کہ وہ صدارتی آرڈی نینس کے خلاف پروپیگنڈا مہم چلائیں۔ پاکستان کی فوجی حکومت کو بدنام کریں اور قادیانیت سے ہمدردی رکھنے والے لوگوں اور پریس سے رابطہ بڑھائیں۔ پاکستان میں قادیانیت کو جن مسائل کا سامنا تھا۔ ان کے لئے الگ لائحہ عمل تیار کیا گیا۔ جس میں سیکولر اور اشتراکیوں کی اعانت سے آرڈی نینس کے خلاف رائے عامہ کو تیار کرنا طلبا اور وکلاء کی تنظیموں سے ساز باز کرنا اور جعلی تنظیموں کے نام سے مختلف طبقوں کے خلاف نفرت پیدا کرنا شامل تھا۔ گزشتہ تین سالوں میں شیعہ' دیوبندی' بریلوی وغیرہ فرقوں کے خلاف جو فتاویٰ چھپ رہے ہیں اور ایک دوسرے کے اکابر کے خلاف جو سخت کلمات فوٹو اسٹیٹ پرچوں کی صورت میں گردش کررہے ہیں' ان میں سے اکثر کے پیچھے قادیانیت کا خفیہ ہاتھ ہے۔ لسانی' گروہی' طبقاتی اور علاقائی عصبیتوں کو ہوا دینے میں بھی قادیانی عناصر پیش پیش ہیں اور نہایت خفیہ اور منظم طریقے سے ملکی سالمیت کے خلاف سازشوں میں مصروف ہیں۔ علمائے کرام سے عرض ہے کہ وہ ان کی سازشوں کو سمجھیں اور عوام کو باہمی اتحاد و یکجہتی کا درس دیں۔

مرزا طاہر نے بین الاقوامی جاسوسی اداروں سے معقول مالی امداد حاصل کی اور ان کی ہمدردیاں حاصل کرنے میں وہ کافی حد تک کامیاب رہا۔ اسرائیلی انٹیلی جنس 'موساد' امریکی سی آئی اے' برطانوی ایم آئی فائیو' جرمن اور ڈچ سیکرٹ سروس قادیانیت کو مالی ذرائع مہیا کرنے میں پیش پیش ہیں۔ ۱۹۸۲ء میں بیرونی مشنوں سے قادیانیوں کو سات کروڑ بارہ لاکھ روپے حاصل ہوئے۔ ۱۹۸۷ء میں یہ رقم ۱۸ کروڑ چھتیس لاکھ تک پہنچ گئی جو اڑھائی گنا سے زیادہ اضافہ ہے۔ یہ رقم کہاں سے آئی اور ایک دم اس میں اتنا اضافہ کیسے ہوا؟ ابھی تو یہ وہ اعداد و شمار ہیں جو قادیانیوں نے خود شائع کئے ہیں' درپردہ کہانی کچھ اور ہوگی!!

پاکستان میں ۱۹۸۲ء میں قادیانی چندوں کی مقدار ایک کروڑ ستاون لاکھ روپے تھی جو ۱۹۸۷ء میں سات کروڑ بارہ لاکھ روپے ہوگئی ہے۔ یہ سات گنا اضافہ کہاں سے ہوا ہے؟ اس کے علاوہ مختلف تحریکوں سے حاصل ہونے والے قادیانی چندے جو ۱۹۸۲ء میں ۹ کروڑ تھے اب ۲۱ کروڑ ۹۰ لاکھ تک پہنچ چکے تھے۔ دیگر تحریکوں کے چندوں سے ۱۰ کروڑ ۳ لاکھ روپے ان سے علاوہ ہیں۔

کیا حکومت پاکستان قادیانیوں کے ان چندوں کے بارے میں معلوم نہیں کرسکتی کہ یہ کہاں سے آرہے ہیں؟ اور وہ کون سے ایسے قادیانی امراء و صنعت کار ہیں جو ہزاروں روپے جماعت کو دے رہے ہیں۔ پاکستان کے آڈیٹر جنرل آف پاکستان ریونیو کو فوری طور پر قادیانی فنڈز کو منجمد کرکے اس کی مکمل پڑتال کرنی چاہئے اور قادیانیوں کو مجبور کیا جائے کہ وہ اپنے حسابات اے جی آفس کو پیش کریں اور ان کو شائع کیا جائے۔ اگر سیاسی جماعت کے فنڈز کی تحقیقات کی جاسکتی ہیں تو مذہب کے نام پر چلنے والے اس یہود نواز سیاسی تنظیم کے خفیہ مالی ذرائع کی تحقیق کیوں نہیں کی جاسکتی؟ یہ شبہ بھی کیا جاتا ہے کہ امریکا کے پی ایل ۴۸۰ کے تحت جمع پاکستانی بیلنس سے قادیانیوں کو روپیہ دیا جاتا ہے۔

(جاری ہے)

عرش کے سائے میں

مولانا کلیم اللہ قاسمی

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سات قسم کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ اس دن عرش کا سایہ عطا فرمائے گا جس دن عرش الٰہی کے علاوہ کسی چیز کا سایہ نہ ہوگا: (۱) منصف بادشاہ' (۲) وہ نوجوان جس نے اپنے رب کی عبادت میں پرورش پائی ہو' (۳) وہ شخص جس کا دل مسجد میں اٹکا رہتا ہو' (۴) وہ دو آدمی جو اللہ کے لئے محبت رکھتے ہوں اور اسی کے لئے ملاقات کرتے ہوں اور اسی کے لئے جدا ہوتے ہوں' (۵) وہ شخص جس کو صاحب منصب خوبصورت عورت دعوت گناہ دے اور وہ یہ جواب دے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں' (۶) وہ شخص جو (اس انداز) میں خفیہ صدقہ کرتا ہو کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی پتہ نہ چلے کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے' (۷) وہ شخص جو تنہائی میں اللہ کا ذکر کرتا ہو اور (اللہ کے خوف وخشیت کے غلبہ کی وجہ سے) اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جائیں۔'' (بخاری وترمذی)

مذکورہ حدیث شریف میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سات قسم کے ایسے خوش نصیب افراد کا تذکرہ فرمایا جنہیں اللہ تعالیٰ میدان محشر میں عرش کے سایہ میں جگہ مرحمت فرمائے گا' جو قیامت کے بعد قائم ہوگا' اس دن ہر جن وبشر کو اپنے کرتوت کا حساب دینا ضروری ہوگا' کوئی بھی اللہ کی گرفت سے بچ نہیں سکتا۔ اس حدیث شریف کی تشریح سے پہلے حشر کے دن کی سختی اور ہولناکی کو بیان کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے تاکہ اس دن کی تپش اور دھوپ سے بچنے کا داعیہ اور عرش کے سایہ کے حصول کی رغبت پیدا ہو۔

حشر کے دن کی سختی اور ہولناکی:

قرآن واحادیث میں اس دن کی سختی اور ہولناکی کو متعدد جگہوں پر بڑی تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ سورۂ معارج میں ہے:

''جس دن ہوگا آسمان جیسے تانبا پگھلا ہوا اور ہوں گے پہاڑ جیسے اون رنگی ہوئی اور نہ پوچھے گا دوست دار دوست دار کو باوجودیکہ ایک دوسرے کو دکھا بھی دیئے جائیں گے۔ (اس روز) مجرم اس بات کی تمنا کرے گا کہ اس روز کے عذاب سے چھوٹنے کے لئے اپنے بیٹوں کو اور بیوی کو اور بھائی کو اور کنبہ کو جن میں وہ رہتا تھا اور تمام اہل زمین کو اپنے فدیہ میں دیدے' پھر یہ (فدیہ میں دیدینا) اس کو (عذاب اور قیامت) کی سختی سے بچالے یہ ہرگز نہ ہوگا۔'' (سورۂ معارج: ۸تا۱۵)

اس آیت کریمہ میں حشر کے دن کی سختی اور ہولناکی کا تذکرہ ہے اور اس دن کی شدت سے بچنے کے لئے مجرم دنیا کے تمام رشتے فراموش کردے گا اور چاہے گا کہ اپنے تمام اعزہ واقربا' دوست احباب' گھر' خاندان اور دنیا کا تمام ساز وسامان فدیہ میں دے کر اپنی جان اس دن کی سختی اور پریشانی سے بچالے لیکن ایسا نہیں کرسکے گا اور ذلت وعذاب میں مبتلا رہے گا:

اور ان کو وہ دن یاد دلایئے جس میں اللہ تعالیٰ ان کو اس کیفیت سے جمع کرے گا (کہ وہ سمجھیں گے) گویا وہ (دنیا یا برزخ میں) سارے دن کی ایک آدھ گھڑی رہے ہوں گے (چونکہ وہ دن مدید بھی ہوگا اور شدید بھی' اس لئے دنیا اور برزخ کی مدت اور تکلیف سب بھول کر ایسا سمجھیں گے کہ وہ زمانہ بہت جلد گزر گیا) اور آپس میں دوسرے کو پہچانیں گے (بھی لیکن ایک دوسرے کی مدد نہ کرسکیں گے' اس سے مزید رنج اور صدمہ ہوگا کیونکہ شناسا لوگوں سے توقع نفع کی ہوا کرتی ہے) واقعی (اس وقت سخت)

خسارے میں پڑے وہ لوگ جنہوں نے اللہ کے پاس جانے کو جھٹلایا اور (دنیا میں بھی) ہدایت پانے والے نہیں تھے۔''

(سورۂ یونس:۴۵)

میدان محشر کی عزت وذلت:

میدان محشر میں تمام اولین وآخرین' انسان و جنات سب بیک وقت جمع ہوں گے' ہر شخص ایک دوسرے کو دیکھتا ہوگا اور ہر کارروائی کا مشاہدہ کرتا ہوگا۔ اس دن جسے عزت ملے گی' اس سے بڑھ کر کوئی عزت نہیں اور جو بدنصیب اس دن ذلیل ہو جائے گا' اس سے بڑھ کر کائنات میں کوئی ذلت نہیں۔ اس لئے کہ اگر دنیا میں کسی کو کامیابی مل جائے تو اس کی خبر محدود لوگوں تک پہنچتی ہے' اس وجہ سے یہ عزت بھی محدود ہے' اس کے برخلاف جب میدان محشر میں کسی خوش نصیب بندے کی کامیابی کا اعلان ہوگا اور برسرعام اس کا اعزاز واکرام کیا جائے گا تو تمام اولین وآخرین اس سے باخبر ہوں گے' اور عزت کا دائرہ اتنا وسیع ہوگا جس کا لفظوں میں احاطہ نہیں کیا جاسکتا' لہٰذا وہاں کی عزت ہی حقیقی عزت ہے۔

اسی طرح وہاں کی ذلت کے مقابلے میں دنیا کی بڑی سی بڑی ذلت بھی محدود ہے لیکن خدانخواستہ میدان محشر کی ذلت سے واسطہ پڑ جائے تو اس سے بڑھ کر کوئی ذلت نہیں ہوسکتی۔

کافروں اور بدعمل لوگوں کی اسی ذلت ناک حالت کو قرآن کریم میں جابجا بیان کیا گیا ہے' چند آیات ملاحظہ ہوں:

''اور یہ مت خیال کر کہ اللہ تعالیٰ بے خبر ہے ان کاموں سے جو کرتے ہیں بے انصاف' ان کو تو ڈھیل دے رکھی ہے اس دن کے لئے کہ پتھرا جائیں گی آنکھیں' دوڑتے ہوں گے اوپر اٹھائے اپنے سر' پھر کر نہیں آئیں گی ان کی طرف ان کی آنکھیں اور دل ان کے اڑ گئے ہوں گے اور اٹھائیں گے ہم ان کو قیامت کے دن' چلیں گے منہ کے بل اندھے اور گونگے اور بہرے۔''

(سورۂ بنی اسرائیل:۹۷)

''اور جس نے منہ پھیرا میری یاد سے تو اس کو ملنا ہے گزران تنگی کی اور لائیں گے اس کو ہم قیامت کے دن اندھا' وہ کہے گا اے رب! کیوں اٹھا لایا تو مجھ کو اندھا اور میں تو تھا دیکھنے والا' فرمایا یونہی پہنچی تھیں تجھ کو ہماری آیتیں' پھر تو نے ان کو بھلا دیا اور اسی طرح آج تجھ کو بھلا دیں گے۔'' (سورۂ طٰہٰ:۱۲۴ تا ۱۲۶)

''جس روز صور میں پھونک ماری جائے گی اور ہم اس روز مجرم لوگوں کو اس حالت سے جمع کریں گے کہ ان کی آنکھیں نیلی ہوں گی' چپکے چپکے آپس میں باتیں کرتے ہوں گے کہ تم لوگ صرف دس روز رہے ہوگے' جس کی نسبت وہ بات کریں گے۔ اس کو ہم خوب جانتے ہیں جبکہ ان سب میں کا زیادہ صائب الرائے یوں کہتا ہوگا کہ نہیں تم تو ایک ہی روز رہے ہو۔'' (سورۂ طٰہٰ:۱۰۲ تا ۱۰۴)

مذکورہ بالا آیات میں چند مناظر بیان کئے گئے ہیں ورنہ اس دن بے ایمانوں اور بدعملوں کو جس بدترین ذلت کا سامنا ہوگا' اس کا تصور نہیں کیا جاسکتا اور اس کے بالمقابل اہل ایمان جس عزت وتکریم سے نوازے جائیں گے' وہ بھی ناقابل بیان ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس دن کی رسوائی سے بچائے اور حقیقی عزت سے نوازے۔ آمین۔ (مستفاد ''اللہ سے شرم کیجئے'' ص:۳۲۷ تا ۳۲۹)

پچاس ہزار برس کا ایک دن:

حشر کے دن کی سختی اور ہولناکی صرف چند دنوں یا چند سالوں کے لئے نہ ہوگی بلکہ قرآن واحادیث کی صراحت کے مطابق ایک دن پچاس ہزار سال کا ہوگا' تاکہ مجرموں کی تکلیف ومصیبت میں اضافہ ہوتا رہے اور حشر کے دن ہی سے عذاب وعقاب کی سزا سے دوچار ہوجائیں۔ سورۂ معارج میں اس دن کی مقدار کے بارے میں ارشاد ربانی ہے:

''جس کی مقدار (دنیا کے) پچاس ہزار سال (کے برابر ہے)۔''

(سورۂ معارج:۴)

لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی قدرت کاملہ سے اس طویل ترین دن کو اہل ایمان کے لئے ایک فرض نماز کے وقت کے بقدر ہلکا فرمادے گا۔ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

''حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ مجھے بتایئے کہ قیامت کے دن جس کے متعلق فرمایا گیا ہے کہ ''اس دن لوگ کھڑے ہوں گے رب العالمین کے حضور میں'' تو اس دن کس کو کھڑے رہنے کی طاقت اور قدرت ہوگی؟ (اور کون اس پورے دن کھڑا رہ سکے گا؟) جس کے متعلق

قرآن و حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ دن پچاس ہزار سال کے برابر ہوگا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سچے ایمان والوں کے حق میں یہ ٹکڑا ہونا بہت ہلکا اور خفیف کردیا جائے گا' یہاں تک کہ ان کے لئے بس ایک فرض نماز کی طرح ہوجائے گا۔'' (بیہقی و مسند احمد)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں حضرت ابوسعید خدریؓ کو جو جواب دیا' اس کا اشارہ قرآن مجید میں بھی موجود ہے۔

سورۂ مدثر میں فرمایا گیا:

''تو جب صور پھونک دیا جائے گا' وہ دن بڑا سخت ہوگا' ایمان نہ لانے والوں کے لئے آسان نہ ہوگا۔''

اس سے معلوم ہوا کہ یہ سخت اور بھاری دن ایمان والوں کے حق میں سخت اور بھاری نہ ہوگا بلکہ آسان اور ہلکا کردیا جائے گا۔ طبرانی کی ایک روایت میں ہے کہ قیامت اور محشر کا دن مومن کے لئے دنیا کے ایک دن کی چھوٹی سے چھوٹی ایک ساعت کے بقدر ہوجائے گا۔ (فتح الباری ۱۴/۵۴۲ مستفاد ''اللہ سے شرم کیجئے'' ص:۳۲۲)

یعنی صلحاً اور مومنین اس دن اتنی عافیت سے ہوں گے کہ انہیں اتنا طویل وقت گزرنے کا پتہ ہی نہیں چلے گا۔

محشر میں پسینہ کا عذاب:

میدان محشر کی ہولناک حالتوں میں سے ایک حالت یہ بھی ہوگی' اس دن ہر بدعمل شخص اپنی بدعملی کے بقدر پسینہ میں شرابور ہوگا اور اس قدر پسینہ نکلے گا کہ محشر کی زمین میں ستر ہاتھ تک نیچے چلا جائے گا۔

بخاری شریف کی روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''قیامت کے دن لوگ پسینہ میں شرابور ہوں گے' یہاں تک کہ ان کا پسینہ زمین سے ستر ہاتھ نیچے اتر جائے گا اور ان کا پسینہ لگام کی طرح چپٹ جائے گا' یہاں تک کہ کانوں تک پہنچ جائے گا۔'' (بخاری شریف ۲/۹۶۷ حدیث:۶۵۳۲)

اور مسلم شریف میں حضرت مقدادؓ کی روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''قیامت کے دن سورج مخلوقات کے بالکل قریب آجائے گا' یہاں تک کہ لوگوں سے اس کا فاصلہ ایک میل کے بقدر رہ جائے گا۔ سلیم بن عامر فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم! مجھے یہ نہیں معلوم کہ آپؐ نے میل سے زمین کی مسافت مراد لی ہے یا وہ میل (سرمہ کی سلائی) مراد ہے' جس سے آنکھوں میں سرمہ لگایا جاتا ہے۔ آگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کچھ لوگ اپنے اعمال کے اعتبار سے پسینہ میں ڈوبے ہوئے ہوں گے' کچھ لوگ ایسے ہوں گے جن کا پسینہ ان کے ٹخنوں تک آئے گا اور بعض کا پسینہ ان کے گھٹنوں تک ہوگا اور بعض کا ان کے کولہوں کے اوپر تک (یعنی کمر تک) اور بعض وہ ہوں گے جن کا پسینہ ان کے منہ میں جارہا ہوگا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دہن مبارک کی طرف ہاتھ سے اشارہ کرکے دکھایا (کہ ان کا پسینہ یہاں تک پہنچ رہا ہوگا اور ان کے اس منہ میں جارہا ہوگا)۔'' (مسلم ۲/۳۸۴' الترغیب والترہیب ۴/۲۰۹)

ان روایات سے معلوم ہوا کہ ایک میدان میں جبکہ بھیڑ اتنی زیادہ ہوگی کہ ہر شخص کو صرف اپنا قدم ہی ٹکانا میسر آئے گا' لوگ اپنی اپنی بداعمالیوں کے بقدر پسینہ میں ڈوبے ہوں گے۔ یہ ایسی ہولناک صورت ہے کہ عقل انسانی اس کا تصور کرنے سے بھی عاجز ہے مگر اس پر ایمان لانا ضروری اور لازم ہے۔ (فتح الباری ۱۴/۴۸۱)

اس ہولناک دن میں کچھ اللہ کے مخصوص بندے ایسے بھی ہوں گے جن کو سورج کی گرمی ذرہ برابر بھی نقصان نہ پہنچا سکے گی' وہ اس دن بھی امن و امان اور عافیت میں ہوں گے۔ ایک روایت میں ہے: ''ولا یضر حرھا یومئذ مومنا ولا مومنۃ'' (یعنی اس دن بھی سورج کی گرمی سے مومن مرد' عورت کو کوئی تکلیف نہ ہوگی) اس سے مراد کامل مومن ہیں جیسے حضرات انبیاء' صدیقین اور شہداء کہ ان کو میدان محشر میں کسی تکلیف کا سامنا نہ ہوگا۔ (فتح الباری ۱۴/۴۸۱۔۴۸۰' التذکرہ ۲۷۵' ۲۷۶' مستفاد ''اللہ سے شرم کیجئے'' ص:۳۰۲' ۳۲۱)

حشر کے دن صرف عرش کا سایہ:

اس جاں گسل اور دل و دماغ کو جھلسا دینے والے دن کچھ لوگوں کو رب العالمین کی طرف سے خصوصی اعزاز و اکرام سے نوازا جائے گا اور انہیں اللہ تعالیٰ اپنے عرش کے سایہ میں جگہ عطا فرمائے گا۔ جس میں ہر طرح کی عافیت اور چین و سکون میسر ہوگا۔ جیسے اس زمانے میں ایئرکنڈیشنڈ محلات ہوتے ہیں' جس میں کسی قسم کی گرمی' دھوپ اور تپش اثر انداز نہیں ہوتی' اس سے کہیں زیادہ آرام دہ عرش کا سایہ

ہوگا۔ جس میں سات قسم کے لوگوں کو جگہ دی جائے گی اور وہ رب کریم کے خصوصی کرم اور قرب سے بہرہ ور ہوں گے۔

وہ سات قسم کے لوگ کون ہیں؟ انہی کا تذکرہ مضمون کے شروع میں نقل کردہ حدیث میں کیا گیا ہے اب تفصیل کے ساتھ ان سات قسم کے لوگوں کا تذکرہ کیا جارہا ہے:

ا:......امام عادل:

امام: امام مقتداء کے معنی میں ہے جس سے عموماً حاکم مراد لیا جاتا ہے' لیکن علماً نے لکھا ہے کہ اس حدیث میں لفظ امام سے مراد حاکم اعلیٰ کے ساتھ ساتھ ہر وہ آدمی ہے جس کے اوپر مسلمانوں کے کسی بھی معاملہ کی ذمہ داری ہو' خواہ اس کا دائرہ کار کتنا ہی مختصر ہو۔

بہر حال اس سے شریعت کا مطالبہ یہ ہے کہ وہ اپنے دائرہ اختیار میں عدل و انصاف سے سر مو انحراف نہ کرے' ایسے ہی منصف افراد کے بارے میں حدیث شریف میں ہے:

”حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انصاف کرنے والے لوگ اللہ تعالیٰ کے قریب نور کے منبروں پر ہوں گے یعنی وہ حضرات جو اپنی ہر ذمہ داری میں انصاف کا اہتمام کرتے ہیں' خواہ وہ حکومت یا فیصلہ سے متعلق ہو یا اس کا تعلق خانگی ذمہ داریوں سے ہو۔“

(فتح الملہم ۳/۵۷)

عادل: عادل (منصف) کون ہے اور اس کے مفہوم میں کون لوگ آتے ہیں؟

علامہ عینیؒ فرماتے ہیں کہ عادل وہ ہے جو ہر چیز کو اس کا صحیح مقام دے۔ (عمدۃ القاری ۵/۱۸۷)

معاشرہ کے دوسرے افراد کے ساتھ انصاف یہ ہے کہ ان کے حقوق پہچان کر ان کی ادائیگی کا اہتمام کرے اور جو شخص جس حیثیت کا ہے' وہ اپنے ماتحتوں کے ساتھ عدل و انصاف کا برتاؤ کرے۔ اس لئے کہ ہر شخص سے اس کے ماتحتوں کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

”کلکم راع و مسئول عن رعیتہ۔“

(بخاری ۱/۱۲۲ حدیث: ۸۸۳)

ترجمہ: ”تم میں سے ہر ایک اپنے ماتحت کا نگراں اور محافظ ہے اور اس سے اپنے ماتحتوں کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔“

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ اپنے ماتحتوں کے ساتھ عدل و انصاف کا معاملہ کرنا ہر شخص کی ذمہ داری ہے اور اس عظیم ذمہ داری کو نبھانے کے بعد اس کے صلہ میں اللہ تعالیٰ ایسے افراد کو عرش کے سایہ میں جگہ عطا فرمائے گا۔

چنانچہ اس عظیم اسلامی حکم کو امت مسلمہ کے فرزندوں نے اس مضبوطی سے اپنایا کہ اگر ان کے عدل و انصاف کے تابناک واقعات کو جمع کیا جائے تو مستقل کتابیں تیار ہوجائیں گی۔ ہم یہاں نمونہ کے طور پر چند واقعات درج کررہے ہیں تاکہ ہمارے دلوں میں بھی عدل و انصاف کرنے کا جذبہ بیدار ہو اور حشر کے دن کی دشوار گزار گھڑیوں میں عافیت کے ساتھ عرش کے سایہ میں رہنے کی سعادت میسر ہو۔

(جاری ہے)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آئے گا

تاریخ نبوت پر جب نظر ڈالی جاتی ہے تو اس میں صرف دو ہی قسم کی نبوتیں ملتی ہیں: ایک تشریعی' دوسری غیر تشریعی اور یہ دونوں براہ راست نبوتیں ہیں تو اب نبوت کی ایک اور تیسری قسم (یعنی ظلی' بروزی اور بالواسطہ نبوت) کا تراشنا تاریخ نبوت کے خلاف ہے۔ قرآن و حدیث میں کوئی ایک آیت اور ایک حدیث بھی دستیاب نہیں ہوسکتی جس میں آنے والی امت میں سے کسی کو نبی کہا گیا ہو اور نہ ہی دنیا کی تاریخ میں کوئی ایسا نبی بتلایا جاسکتا ہے جو کسی نبی کے واسطہ اور اس کے اتباع کے صلہ میں انعامی طور پر نبی بنادیا گیا ہو۔

احادیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہر قسم کی نبوت کی نفی کردی گئی ہے اور کسی تفصیل کے بغیر ”لا نبی بعدی“ (میرے بعد کوئی نبی نہیں) کہہ دیا گیا ہے۔ اسی لئے آپؐ کے بعد مدعی نبوت کو کذاب و دجال کہا جارہا ہے' کسی حدیث سے ظلی و بروزی نبوت کی تقسیم ثابت نہیں ہوتی۔ پھر آخر کس دلیل سے نبوت کی ایک تیسری قسم مان کر اس کو جاری قرار دیا جائے؟ کیا آیت ”خاتم النبیین“ کے عموم میں محض اختراعی تقسیم کی وجہ سے تخصیص پیدا کرکے قرآن کریم میں کھلی تحریف کا ارتکاب کرلیا جائے؟

کھانسی، نزلہ، زکام
کسی موسم یا کسی وقت کے پابند نہیں

ہمدرد کی مجرّب دوائیں ان کا علاج بھی ہیں اور ان سے محفوظ رہنے کی مؤثر تدبیر بھی

سُعالین

مُفید جڑی بوٹیوں سے تیار کردہ سُعالین گلے کی خراش اور کھانسی کا آسان اور مؤثر علاج۔ آپ گھر میں ہوں یا گھر سے باہر، سرد و خشک موسم یا گرد و غبار کے سبب گلے میں خراش محسوس ہو تو فوراً سُعالین لیجیے۔ سُعالین کا باقاعدہ استعمال گلے کی خراش اور کھانسی سے محفوظ رکھتا ہے۔

جوشینا

نزلہ، زکام، فلو اور اُن کی وجہ سے ہونے والے بخار کا آزمودہ علاج۔
جوشینا کا روزانہ استعمال موسم کی تبدیلی اور فضائی آلودگی کے مُضر اثرات بھی دُور کرتا ہے۔
جوشینا بند ناک کو فوراً کھول دیتی ہے۔

لعوق سپستاں

نزلے زکام میں سینے پر بلغم جم جانے سے شدید کھانسی کی تکلیف طبیعت نڈھال کر دیتی ہے۔
اس صورت میں صدیوں سے آزمودہ ہمدرد کا لعوق سپستاں، خشک بلغم کے اخراج اور شدید کھانسی سے نجات کا مؤثر ذریعہ ہے۔
ہر موسم میں، ہر عمر کے لیے

صُدوری

مؤثر جڑی بوٹیوں سے تیار کردہ خوش ذائقہ شربت۔ خشک اور بلغمی کھانسی کا بہترین علاج۔ صدوری سانس کی نالیوں سے بلغم خارج کر کے سینے کی جکڑن سے نجات دلاتی ہے اور پھیپھڑوں کی کارکردگی کو بہتر بناتی ہے۔ بچوں، بڑوں سب کے لیے یکساں مُفید۔

سُعالین، جوشینا، لعوق سپستاں، صُدوری - ہر گھر کے لیے بے حد ضروری

ہمدرد

مدینۃ الحکمۃ تعلیم، سائنس اور ثقافت کا عالمی منصوبہ۔

ہمدرد کے متعلق مزید معلومات کے لیے ویب سائٹ ملاحظہ کیجیے!
www.hamdard.com.pk

Adarts-SJLS-1/2001

اخبار عالم پر ایک نظر

قادیانی اور طاغوتی طاقتیں میڈیا کے ذریعے لوگوں کے دماغوں پر حکومت کررہی ہیں: مولانا عبدالحکیم نعمانی

بیچہ وطنی (نمائندہ خصوصی) قادیانی اور طاغوتی طاقتیں میڈیا کے ذریعے لوگوں کے دماغوں پر حکومت کررہی ہیں۔ علمائے کرام لوگوں کا ایمان وعقیدہ بچانے کے لئے میڈیا پر اپنی توجہ مرکوز کریں۔ امریکہ اور قادیانی جماعت کا مسلم کش ایجنڈہ مذموم پروپیگنڈہ کی وجہ سے کامیاب ہورہا ہے۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا عبدالحکیم نعمانی نے جامع مسجد صدیق اکبر احمد نگر میں جمعۃ المبارک کے عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ اس موقع پر مولانا احمد ہاشمی بھی ان کے ہمراہ تھے۔ انہوں نے کہا کہ یہ دور میڈیا کا دور ہے۔ موجودہ زمانے میں پوری دنیا ایک بین الاقوامی گاؤں کی شکل اختیار کرچکی ہے۔ ذرائع ابلاغ کے ذریعے دبی ہوئی مظلومانہ آواز کو کھل کر موثر انداز میں ناشناس لوگوں تک پہنچائی جاسکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ تمام باطل فرقے اور اسلام دشمن طاقتوں نے اپنے عقائد ونظریات الحاد وارتداد آفریں خیالات اور اپنی دعوت کے فروغ کے لئے جرائد ومیگزین سے لے کر انٹرنیٹ تک الیکٹرونک اینڈ پرنٹ میڈیا کا استعمال کررہے ہیں۔ اس کے لئے انہوں نے اپنے تمام تر وسائل کو اس ناپاک مہم میں جھونک دیا ہے۔ دینی و مذہبی تنظیمیں اور اسلامی ادارے میڈیا کے میدان میں قدم رکھ کر منکرین ختم نبوت، منکرین حدیث اور دیگر اسلام دشمن گروہوں کی خوفناک سازشوں کا جراتمندانہ مقابلہ کریں۔ انہوں نے اپنے خطاب میں قادیانیت کے حوالے سے ملک کی موجودہ صورتحال پر لب کشائی کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ حکومت میں سب سے زیادہ کلیدی عہدے اور حساس پوسٹیں اسلام و ملک دشمن قادیانیوں کے سپرد کی گئیں ہیں۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ سی پی آر تشکیل جنرل پی آئی اے اور اکم ٹیکس سمیت سول اور فوج کے تمام عہدوں سے قادیانیوں کو برطرف کیا جائے۔

حکومتی عہدیداران اور بیوروکریٹس افراد قادیانیت نوازی کی پالیسی ترک کردیں: مولانا عبدالحکیم نعمانی

ساہیوال (نمائندہ خصوصی) حکومتی عہدیداران اور بیوروکریٹس افراد قادیانیت نوازی کی پالیسی ترک کردیں۔ تاریخ شاہد ہے کہ قادیانیوں نے انگریز فرنگی کے سوا کسی سے وفاداری کا ثبوت نہیں دیا۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا عبدالحکیم نعمانی نے جامعہ محمدیہ چک ۸۹/۶۔ آر میں منعقدہ ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ اس موقع پر قاری عبدالجبار، محمد اسلم بھٹی اور مولانا عبدالشکور طاہر بھی موجود تھے۔ انہوں نے کہا کہ کلیدی عہدوں پر براجمان تنگ نظر قادیانی امت مسلمہ پر قادیانی کفریہ عقائد کو جبراً مسلط کرنے کی کوششوں میں مسلسل مصروف ہیں۔ مرزائی عقائد کی ترویج، اسلام اور مسلمانوں کے خلاف دہشت گردی کا الزام دراصل امریکی و یورپی ایجنڈے کا حصہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ نام نہاد این جی اوز اور ملٹی نیشنل یہودی کمپنیاں اسلام دشمن سرگرمیوں میں ملوث ہیں۔ انسانی حقوق کی آڑ میں توہین رسالت کی ہرگز اجازت نہیں دی جاسکتی۔ مذکورہ لابیاں گستاخان رسول کی پشت پناہی ترک کردیں۔ ادنیٰ سے ادنیٰ مسلمان بھی ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے جان کی بازی لگانے کو سعادت سمجھتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ عاصمہ جہانگیر کا جریدہ "جہد حق" جھوٹ کا پلندہ ہے۔ جس کا انسانی حقوق سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ مذکورہ جریدہ اسلام دشمن سیکولر لابیوں کو اجاگر کرتا ہے۔ اسلام اور پاکستان کے خلاف جھوٹا اور غلیظ ترین پروپیگنڈہ کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ روزنامہ پاکستان لاہور میں چھپنے والی عاصمہ جہانگیر کے متعلق خبر کہ "میں قادیانی ہوں یا نہیں؟ اس بات کو چھوڑیں" نے اسلامیان پاکستان کو تشویش میں مبتلا کردیا ہے۔ موصوفہ کو کھلے لفظوں میں انکار یا اقرار کرنا چاہئے۔ جس کا اسلامیان پاکستان بے تابی سے انتظار کریں گے۔

موجودہ حکومت کے اردگرد قادیانی مشیروں نے گھیرا تنگ کیا ہوا ہے (مولانا عبدالحکیم نعمانی)

میاں چنوں (نمائندہ خصوصی) موجودہ حکومت کے اردگرد قادیانی مشیروں نے گھیرا تنگ کیا ہوا ہے۔ وہ اپنے پاؤں مضبوط کرکے ملک کو قادیانی اسٹیٹ بنانے کا

گھناؤنا اور دیرینہ خواب دیکھ رہے ہیں‘ جس کو اسلامیان پاکستان کسی صورت میں کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔

ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا عبدالحکیم نعمانی نے یہاں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کیا۔ اس موقع پر مولانا عبدالحق عابد‘ مولانا شوکت علی ناصر اور قاری نذیر احمد بھی موجود تھے۔ انہوں نے کہا کہ حالیہ فوجی حکومت میں قادیانیت کے سوکھے ہوئے ارتدادی پودے کو ہرا کرنے کے لئے حکومتی پانی مہیا کیا گیا اور عقیدۂ ختم نبوت کے متعلق حکومتی اقدامات اور بے توجہی کی بنا پر دینی‘ سیاسی اور سماجی حلقوں میں شدید اضطراب پایا جاتا ہے۔ اسی وجہ سے حکمرانوں کے بارے میں کئی شکوک و شبہات اور طرح طرح کے سوالات عوام الناس میں گردش کر رہے ہیں۔ حکومت قادیانیوں کے بارے میں دوغلی پالیسی ترک کر کے دوٹوک اعلان کرے۔ انہوں نے کہا کہ مرزائی عنصر کو اسلامی و قومی دھارے میں شمار کرنے والے احمقوں کی جنت میں رہتے ہیں۔ قادیانیت اسلام کے متصادم ایک الگ مذہب اور قادیانی مسلمانوں سے جدا ایک سازشی ٹولہ ہے جو کہ استعماری و صیہونی قوتوں کے مفادات کے لئے وجود پذیر ہوا ہے۔ امریکہ‘ قادیانی اور اسرائیل ایک تکون ہیں۔ صلیبی و یہودی طاقتوں کی پشت پناہی کے بل بوتے پر قادیانی ملک کے ایٹمی راز اور حساس مقامات کے نقشے چوری کر کے انگریز سامراج کی نمک حلالی کا حق ادا کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیت نے دینی و اقتصادی اور سیاسی لحاظ سے ملک و ملت کا عظیم نقصان کیا ہے جو صدیوں میں بھی پورا نہیں ہو سکتا۔ بعد ازاں مولانا عبدالحکیم نعمانی نے جماعتی احباب کی معیت میں مقامی جماعتوں کے نظم و نسق کا معائنہ کیا اور جماعتی تنظیمی اور ملکی صورتحال کے حوالے سے احباب سے باہمی دلچسپی کے امور پر تبادلہ خیال کیا۔

ناموس رسالت ہر مسلمان کو جان سے زیادہ عزیز ہے: مولانا قاضی محمد اسرائیل گڑنگی

مانسہرہ (پ ر) ناموس رسالت ہر مسلمان کو جان سے زیادہ عزیز ہے۔ ناموس رسالت کی خاطر ہم سب کچھ قربان کر دیں گے۔ تمام مسلمان ہر بات برداشت کر سکتے ہیں مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین برداشت نہیں کر سکتے۔ پوری امت مسلمہ مرزائیت کے خلاف ایک ہے۔ ان خیالات کا اظہار مولانا قاضی محمد اسرائیل گڑنگی نے جمعہ کے اجتماع میں خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہر خطیب پر لازم ہے کہ جمعہ کے وعظ میں مرزائیت کے خلاف ضرور آواز لگائے‘ اسی میں بھلائی ہے تاکہ مرزائیت کے خلاف آواز بلند رہے۔

اظہار تعزیت

مانسہرہ (پ ر) جامع مسجد صدیق اکبرؓ مانسہرہ کے خطیب مولانا قاضی محمد اسرائیل گڑنگی نے جمعہ کے اجتماع میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا محمد علی صدیقی اور ہفت روزہ ختم نبوت کے ناظم مالیات جمال عبدالناصر شاہد کے ماموں محمد سلیمان شاکر کی وفات پر اظہار تعزیت کیا اور دعائے مغفرت کرائی کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ انہوں نے کہا کہ ہم مرحوم کے پسماندگان کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مرنا تو سب ہی نے ہے خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو ایمان کے ساتھ دنیا سے جا رہے ہیں۔ محمد سلیمان شاکر مرحوم نے رمضان المبارک میں وفات پا کر اپنی آخرت بنالی۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور مولانا محمد یوسف نقشبندی کا چار روزہ تبلیغی دورہ راجن پور

راجن پور (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی صاحب ضلع ڈیرہ غازی خان و ضلع راجن پور کے چار روزہ دورہ پر تشریف لائے تو تونسہ پہنچنے پر تونسہ کے جماعتی احباب جن میں حکیم عبدالرحمن صاحب‘ قاری محمد شریف صاحب‘ غلام یٰسین صاحب‘ امیر محمد مگسی صاحب اور مولانا عبدالعزیز لاشاری صاحب نے حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی صاحب اور مولانا محمد یوسف نقشبندی صاحب کی آمد کا شکریہ ادا کیا۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی صاحب نے مسجد قباء تونسہ میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ پوری دنیا میں قادیانی اپنے انجام کو پہنچ رہے ہیں اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے امت مسلمہ ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار ہے۔ انہوں نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کو عالمی سطح پر جرم قرار دیا جائے۔

حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے گزشتہ دنوں کو جامع مسجد عمر فاروقؓ جام پور میں جمعہ کے اجتماع عام سے خطاب فرمایا۔ بعد نماز جمعہ حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی صاحب نے جام پور کی علمی شخصیت حضرت مولانا عبدالحی صاحب (فاضل دیوبند) اور مولانا غلام اکبر شاہ صاحب سے ملاقات کی اور بعد نماز عصر مسجد محمدی اور بعد نماز مغرب مسجد عثمانیہ میں درس دیا۔

گزشتہ دنوں بعد نماز عشاء مدرسہ مفتاح العلوم راجن پور کے سالانہ جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت کا کام کرنا صرف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ذمہ نہیں بلکہ یہ ہر مسلمان پر فرض ہے۔ اس جلسہ پر حضرت مولانا محمد رفیق جامی صاحب‘ مولانا محمد یوسف نقشبندی‘ اور حافظ محمد نواز کروڑ پکا نے بھی خطاب کیا۔ حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے راجن پور میں مولانا رفیق احمد گبول‘ حضرت مولانا محمد اکمل حقانی‘ مولانا سیف الرحمن

درخواستی اور مولانا عبدالخالق رحمانی صاحب سے ملاقات کی۔ گزشتہ دنوں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی ڈیرہ غازی خان کے علاقہ میں تشریف لے گئے اور مولانا صوفی اللہ وسایا کے فرزند کی شادی میں شرکت کی اور حضرت مولانا صوفی اللہ وسایا صاحب سے ملاقات کی۔ بعد نماز عشاء حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے مدرسہ عبیدیہ ڈی آئی خان میں پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔

دین اسلام کی عمارت عقیدۂ ختم نبوت پر قائم واستوار ہے: مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

فاضل پور (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ڈپٹی سیکرٹری مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت دین اسلام کی بنیادی عقائد میں سے اہم ترین عقیدہ ہے۔ دین اسلام کی پوری عمارت اسی عقیدہ پر قائم واستوار ہے' قادیانی اس بنیادی عقیدہ پر تیشہ زنی کرکے ایک جھوٹے' دجال' کذاب مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی ورسول کی حیثیت سے پیش کرکے اسلام کی بنیاد کو کھوکھلا کرنے کی کوشش میں ہیں' جبکہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت قریہ قریہ' بستی بستی' قصبات اور شہروں میں قادیانیت کا بھرپور تعاقب جاری رکھے ہوئے ہے۔ مولانا شجاع آبادی جامع مسجد نذیر شہید میں درس قرآن کے اجتماع سے خطاب کررہے تھے۔ نیز ظہر کی نماز کے بعد جامع مسجد قبا میں علماء ومعززین کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ فاضل پور کے علماء کرام' وکلاء' پروفیسرز' ٹیچرز' تاجر ودکاندار قادیانیت کے تعاقب میں مجلس کا ساتھ دیں۔ علماء ومعززین نے تعاون کی یقین دہانی کراتے ہوئے کہا کہ وہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ اجلاس میں مولانا حماد اللہ' قاری عبدالجبار' قاری اللہ بخش' مولانا الٰہی بخش اور ضلعی مبلغ مولانا محمد یوسف نقشبندی نے شرکت کی۔

نجاتِ آخرت کا راستہ اتباع صحابہ کرامؓ

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے طریقے کی پیروی کی مخالفت کرتے ہوئے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور پیروی کا دعویٰ کرنا سراسر باطل دعویٰ ہے' بلکہ ایسی اتباع درحقیقت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عین معصیت اور نافرمانی ہے' لہٰذا صحابہ کرام سے مخالف طریقہ اختیار کرکے نجات کی مجال وگنجائش اور نجات کا امکان کہاں ہے۔

"یحسبون انهم علی شیء الا انهم هم الکاذبون."

ترجمہ: "ان گمراہوں کا گمان ہے کہ وہ بھی کسی صحیح شئی (مسلک) پر ہیں' سن لو بے شک یہی لوگ جھوٹے ہیں۔"

اس میں ذرہ بھر شک نہیں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی اتباع کا پابند صرف اہل سنت وجماعت کا گروہ ہے۔

"شکر اللہ سعیهم"

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ ان کی کوشش قبول فرمائیں۔"

لہٰذا نجات پانے والا بھی یہی فرقہ ہے کیونکہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین پر طعن وتشنیع کرنے والے فرقے صحابہ کرامؓ کی اتباع سے محروم ہیں۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں عیب نکالنا' درحقیقت پیغمبر خدا جل وعلا کی ذات میں عیب نکالنے کے مترادف ہے:

"ما امن برسول من لم یوقرا صحابه."

ترجمہ: "اس شخص کا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی کوئی ایمان نہیں جو صحابہ کرام کی تعظیم وتوقیر کا منکر ہے۔"

کیونکہ صحابہ کرام میں خبث وخرابی کا پایا جانا درحقیقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں خبث وخرابی کا باعث ہے۔

"نعوذباللہ سبحانہ من ھذا الاعتقاد السوء."

حضرت اقدس مجدد الف ثانیؒ

ترجمہ: "ہم ایسے برے اعتقاد سے اللہ کی پناہ لیتے ہیں۔"

نیز قرآن واحادیث کے احکام شرعیہ جو ہم تک پہنچے ہیں' صحابہ کرامؓ کی نقل وروایت اور واسطے سے پہنچے ہیں۔ جب صحابہ کرام مطعون ہوں گے تو ان کی نقل وروایت بھی مطعون متصور ہوگی' اور احکام شرعیہ کی نقل وروایت چند صحابہؓ کے ساتھ مخصوص نہیں ہے بلکہ تمام صحابہ کرام عدالت' صدق اور تبلیغ دین میں برابر ہیں۔ پس کسی ایک صحابی میں طعن وعیب' دین میں طعن وعیب تسلیم کرنے کو مستلزم ہے۔

☆☆.........☆☆

ختم نبوت

حضرت شوقی

سر میں خیالِ مصطفیٰ دل میں غمِ نبی نہیں
حق کی قسم یہ زندگی موت ہے زندگی نہیں

ہے یہ حقیقت عیاں ہزل نہیں ہنسی نہیں
خاتم الانبیاءؐ کے بعد اور نبی؟ کبھی نہیں

طبع اسیرِ مصطفیٰ تشنۂ بے خودی نہیں
واقفِ حالِ ماسوا اب مری آگہی نہیں!

پھر قبلِ خلیلؑ سے توڑ بتانِ آذری
عشق ہے آج حکمراں عقل کی دل لگی نہیں

آتشِ عشق کے شرر خاک حرم میں جا کے ڈھونڈ
ارضِ عجم میں شور ہے شورشِ بوذریؓ نہیں

منکرِ خاتمِ رسلؐ بعثتِ نو کا مدعی!
ہے ازلی عدو مرا ایسوں سے دوستی نہیں

عرشِ عظیم مدح گو فرشِ زمیں درود خواں
ذکرِ رسول سے تہی کوئی مقام بھی نہیں

شاہِ عربؐ کی اک مثال چشمِ فلک نہ پا سکی
کون و مکاں میں آپؐ کی کوئی نظیر ہی نہیں

ختم حضورؐ پاک پہ سلسلۂ رسل ہوا
قابلِ التفات ہی اب کوئی مفتری نہیں

مجھ کو بھی اے کریم ہو طیبہ کی حاضری نصیب
سچ ہے تری جناب میں لطف کی کچھ کمی نہیں

آہنِ بختِ تیرہ کو شوقیؔ دل فگار تو
عشقِ نبی سے زر بنا عشق سی شے کوئی نہیں

(مرسلہ: مولانا منظور احمد الحسینی لندن)

بشکریہ روزنامہ آزاد کانفرنس نمبر ۳۰/ اپریل ۱۹۵۰ء

REGD. NO. SS-160

عقیدۂ ختم نبوت کی سربلندی، تحفظ ناموسِ رسالت اور فتنۂ قادیانیت کے استیصال کے لئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ

تعاون کی اپیل

قربانی کی کھالیں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

کو دیجئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا تعارف :

☆ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملت اسلامیہ کی بین الاقوامی تبلیغی واصلاحی جماعت ہے۔ ☆ یہ جماعت ہر قسم کے سیاسی مناقشات سے علیحدہ ہے۔

☆ تبلیغ اقامت دین خصوصاً عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اس کا طرۂ امتیاز ہے۔ ☆ اندرون و بیرون ملک ۵۰ دفاتر و مراکز ۱۲ دینی مدارس ہمہ وقت مصروف عمل ہیں۔

☆ لاکھوں روپے کا لٹریچر اردو، عربی، انگریزی اور دنیا کی دیگر زبانوں میں چھاپ کر پوری دنیا میں مفت تقسیم کئے جاتے ہیں۔

☆ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیرِ اہتمام ہفت روزہ "ختم نبوت" کراچی اور ماہنامہ "لولاک" ملتان سے شائع ہو رہے ہیں۔

☆ چناب نگر (ربوہ) میں مجلس کی سرگرمیاں جاری ہیں اور وہاں دو عالی شان مسجدیں اور دو مدرسے چل رہے ہیں۔

☆ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر ملتان میں دار المبلغین قائم ہے۔ جہاں علماء کو ردِ قادیانیت کا کورس کرایا جاتا ہے، مدرسہ اور دار التصنیف بھی مصروفِ عمل ہیں۔

☆ ملک بھر میں اہل اسلام اور قادیانیوں کے درمیان بہت سے مقدمات قائم ہیں۔ جن کی پیروی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کر رہی ہے۔

☆ ہر سال دنیا بھر میں عالمی مجلس کے مبلغین، تبلیغ اسلام اور تردید قادیانیت کے سلسلے میں دورے پر رہتے ہیں۔

☆ اس سال بھی حسب سابق برطانیہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی اور امریکہ میں بھی متعدد کانفرنسیں منعقد کی گئیں۔ ☆ افریقہ کے ایک ملک مالی میں مجلس کے رہنماؤں کی کوششوں سے ۳۰ ہزار قادیانیوں نے اسلام قبول کیا۔

یہ سب : اللہ تبارک وتعالیٰ کی نصرت اور آپ کے تعاون سے ہو رہا ہے۔

اس کام میں : مخیر دوستوں اور درد مندان ختم نبوت سے درخواست ہے کہ وہ قربانی کی کھالیں، زکوٰۃ، صدقات اور عطیات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو دے کر اس کے بیت المال کو مضبوط کریں

☆ رقوم دیتے وقت مد کی صراحت ضروری ہے تاکہ اسے شرعی طریقہ سے مصرف میں لایا جاسکے۔

اکاؤنٹ نمبر: UBL-3464 حرم گیٹ برانچ ملتان، NBL-7734, PB-310 حسین آگاہی ملتان

اکاؤنٹ نمبر: NBL-300487-9 ایم اے جناح روڈ برانچ، ABL-927-2 بنوری ٹاؤن برانچ کراچی

شیخ المشائخ مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

حضرت سید نفیس الحسینی
نائب امیر مرکزیہ

حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری
مرکزی ناظم اعلیٰ

ترسیل زر کے لئے مرکزی دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، حضوری باغ روڈ ملتان، فون: 514122, Fax:542277

دفتر ختم نبوت، پرانی نمائش، ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: 7780337 - 7780340